الخلیفۃ المہدی
فی الاحادیث الصحیحہ

تالیفِ لطیف

المحدثِ النبیل والمجاہد الجلیل شیخ الاسلام السید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

تقدیم، تعلیق، تحشیہ

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند

ناشر

مرکز المعارف رجسٹرڈ ھوجائی آسام

برانچ دیوبند محلہ محل (متصل مدنی مسجد) پن ۲۴۷۵۵۴

طا [illegible]

برائے تبصرہ ماہنامہ معارف دار المصنفین اعظم گڑھ

Accession No. 27252
Class No.
Book No. 21/194

DARUL MUSANNEFIN SHIBLI ACADEMY AZAMGARH

108/072
9291

الخلیفۃ المهدی فی الاحادیث الصحیحۃ

تالیفِ لطیف

المحدث النبیل والمجاهد الجلیل شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

✱

تقدیم، تعلیق، تحشیہ

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قاسمی اُستاذ دار العلوم دیوبند

ناشر

مرکز المعارف رجسٹرڈ ڈھوبڑی آسام

برانچ دیوبند محلہ محل (متصل مدنی مسجد) پن ۲۴۷۵۵۴

27252

عکسِ تحریر صفحہ اول

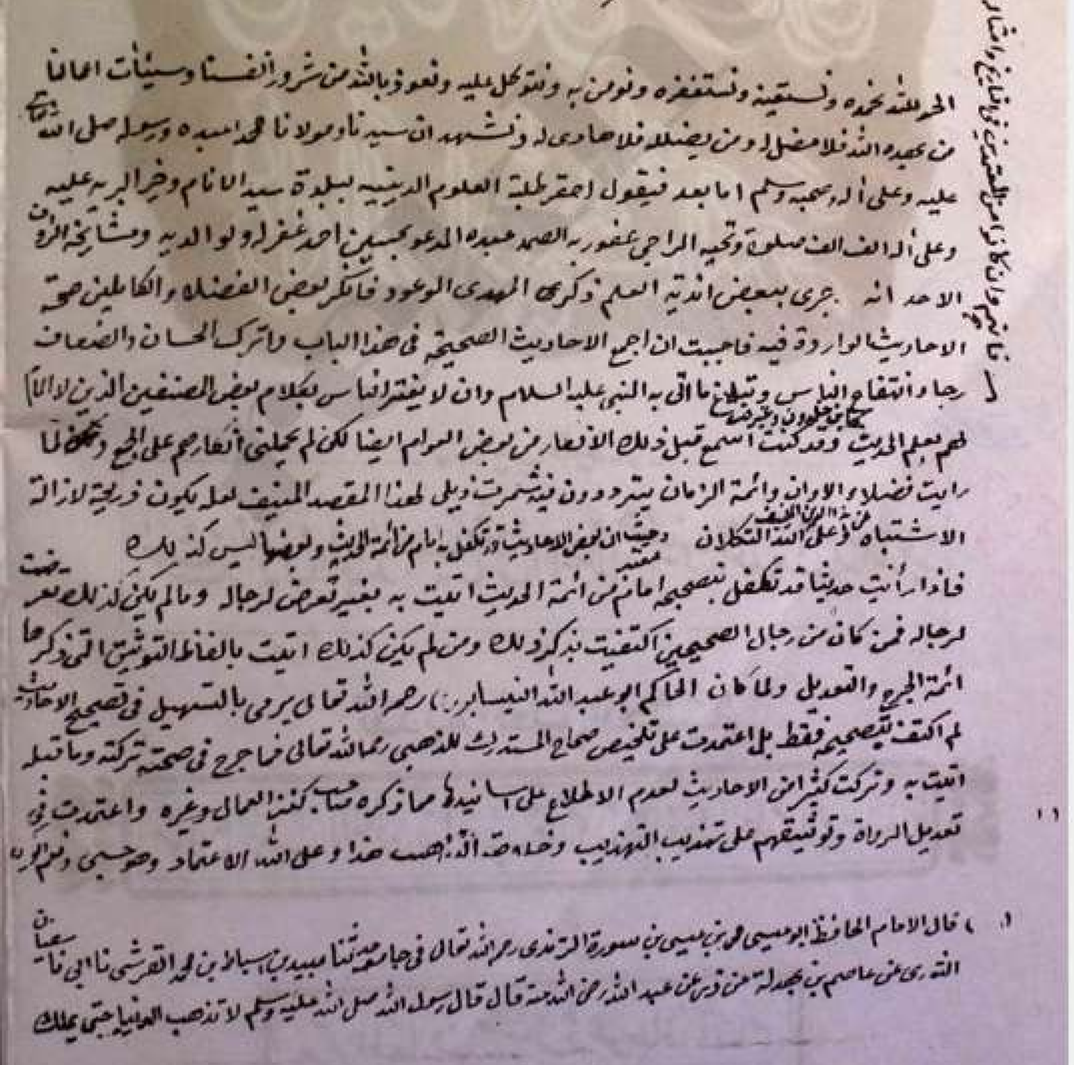

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا وسيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم اما بعد فيقول احقر طلبة العلوم الدينية ببلدة سيد الانام وخير البرية عليه وعلى آله الف الف صلوة وتحية الراجي غفران ربه الصمد عبده المدعو بحسين احمد غفر له ولوالديه ولمشايخه الاحد انه جرى ببعض اندية العلم ذكر المهدي الموعود فانكر بعض الفضلاء والكاملين صحة الاحاديث الواردة فيه فاحببت ان اجمع الاحاديث الصحيحة في هذا الباب واترك الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس وتبليغ ما اتى به النبي عليه السلام وان لا يغتر الناس بكلام بعض المصنفين الذين لا المام [illegible] لهم بعلم الحديث وقد كنت اسمع قبل ذلك الانكار من بعض العوام ايضا لكن لم يحملني انكارهم على الجمع ولكن لما رايت فضلاء الاوان وائمة الزمان يترددون فيه شرعت في هذا المقصد المنيف لعله يكون ذريعة لازالة الاشتباه [illegible] وعلى الله التكلان وحيث ان بعض الاحاديث قد تكفل به امام من ائمة الحديث وبعضها ليس كذلك فاذا رايت حديثا قد تكفل بتصحيحه امام معتمد من ائمة الحديث اتيت به بغير تعرض لرجاله وما لم يكن كذلك تعرضت لرجاله فمن كان من رجال الصحيحين اكتفيت بذكر ذلك ومن لم يكن كذلك اتيت بالفاظ التوثيق التي ذكرها ائمة الجرح والتعديل ولما كان الحاكم ابو عبد الله النيسابوري رحمه الله تعالى يرمى بالتساهل في تصحيح الاحاديث لم اكتف بتصحيحه فقط بل اعتمدت على تلخيص صحاح المستدرك للذهبي رحمه الله تعالى فما جرح في صحته تركته وما قبله اتيت به وتركت كثيرا من الاحاديث لعدم الاطلاع على اسانيدها مما ذكره صاحب كنز العمال وغيره (۱) واعتمدت في تعديل الرواة وتوثيقهم على تهذيب التهذيب وخلاصة الذهبي هذا وعلى الله الاعتماد وهو حسبي ونعم الوكيل

[illegible]

---

(۱) قال الامام الحافظ ابو عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي رحمه الله تعالى في جامعه حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشي نا ابي نا سفيان الثوري عن عاصم بن بهدلة عن زر عن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذهب الدنيا حتى يملك

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

سلسلہ مطبوعات ۳۷

تفصیلات

- نام کتاب ـــــــ الخلیفة المهدی فی الاحادیث الصحیحة
- مؤلف ـــــــ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ
- تشریح وتعلیق ـــــــ مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی مدرس دارالعلوم دیوبند
- خوشنویس ـــــــ طارق ابن ثاقب ۔ دیوبند
- باہتمام ـــــــ عبدالرشید بستوی
- باراوّل ـــــــ گیارہ سو ۱۹۹۴ء
- قیمت ـــــــ

ناشر ـــــــ مرکز المعارف رجسٹرڈ ہوجائی آسام
برانچ دیوبند محلہ محل (متصل مدنی مسجد) ۲۴۷۵۵۴

ملنے کے پتے

مرکز المعارف ہوجائی ۔ نوگاؤں آسام
مکتبہ دینیہ دیوبند
مرکز المعارف رجسٹرڈ ہوجائی آسام ۔ برانچ دیوبند محلہ محل دیوبند ۲۴۷۵۵۴

عکس تحریر ص آخر

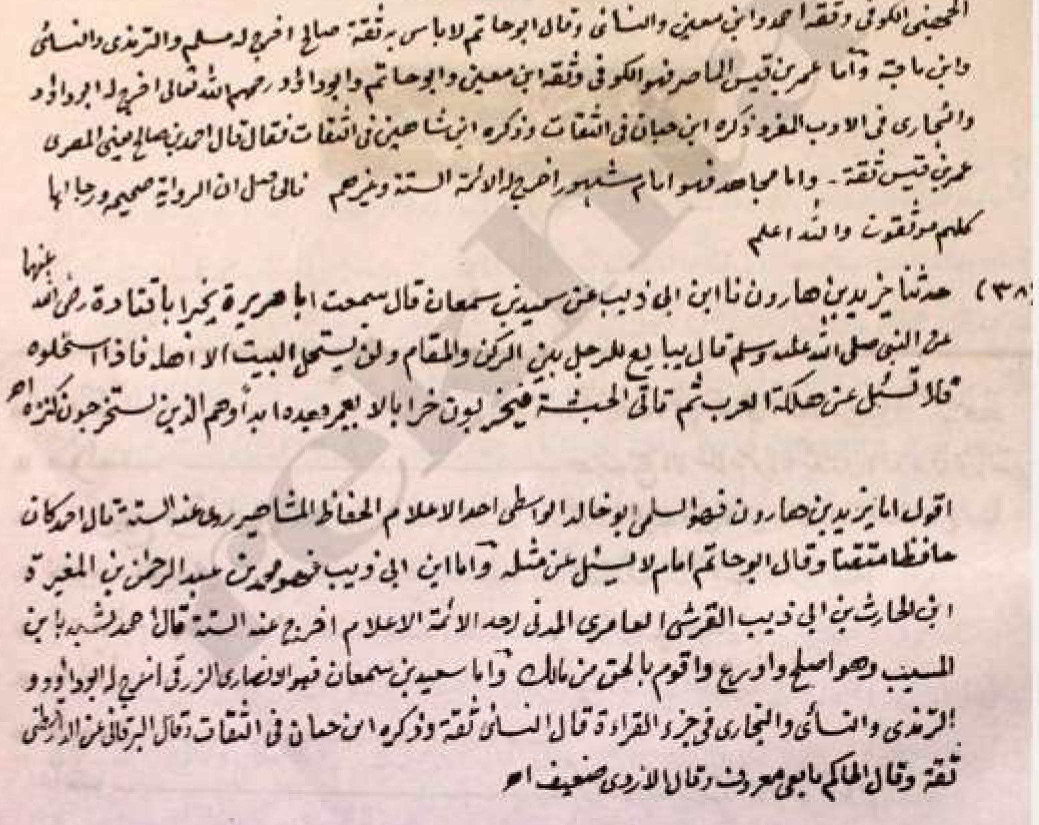

الحجبی الکوفی وثقه احمد وابن معین والنسائی وقال ابوحاتم لاباس به ثقة صالح اخرج له مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة . واما عمر بن قیس الماصر فهو الکوفی وثقه ابن معین وابوحاتم وابوداؤد رحمهم الله تعالی اخرج له ابوداؤد والبخاری فی الادب المفرد وذکره ابن حبان فی الثقات وذکره ابن شاهین فی الثقات فقال قال احمد بن صالح المصری عمر بن قیس ثقة ـ واما مجاهد فهو امام مشهور اخرج له الائمة الستة وغیرهم فالحاصل ان الروایة صحیح ورجالها کلهم موثقون والله اعلم

(۳۸) حدثنا یزید بن هارون نا ابن ابی ذئب عن سعید بن سمعان قال سمعت اباهریرة یخبر اباقتادة رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یبایع لرجل بین الرکن والمقام ولن یستحل البیت الا اهله فاذا استحلوه فلا تسئل عن هلکة العرب ثم تاتی الحبشة فیخربونه خرابا لا یعمر بعده ابدا وهم الذین یستخرجون کنزه اهـ

اقول اما یزید بن هارون فهو السلمی ابوخالد الواسطی احد الاعلام الحفاظ المشاهیر روی عنه الستة قال احمد کان حافظا متقنا وقال ابوحاتم امام لایسئل عن مثله . واما ابن ابی ذئب فهو محمد بن عبدالرحمن بن المغیرة ابن الحارث بن ابی ذئب القرشی العامری المدنی احد الائمة الاعلام اخرج عنه الستة قال احمد شبه بابن المسیب وهو اصلح واورع واقوم بالحق من مالک . واما سعید بن سمعان فهو الانصاری الزرقی اخرج له ابوداؤد والترمذی والنسائی والبخاری فی جزء القراءة قال النسائی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات وقال البرقانی عن الدارقطنی ثقة وقال الحاکم ما هو بمعروف وقال الازدی ضعیف اهـ

ظفر بجنوری، حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی، جناب مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قاسمی اور دیگر اساتذۂ دارالعلوم دیوبند کے شکرگزار ہیں۔ خصوصًا صاحبزادۂ محترم مولانا سید ارشد مدنی صاحب اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قاسمی کے۔ کہ اول الذکر نے حرمین شریفین کے اسفار کے دوران اس اہم اور قیمتی علمی سرمایہ کو تلاش بسیار کے بعد حاصل کیا اور ادارہ کو طباعت کی سعادت بخشی اور مؤخرالذکر نے رسالہ کے آخر میں ۹ صحیح روایات کا اضافہ، ہر روایت کی تخریج، رواۃ حدیث کی تحقیق، انکا اجمالی تذکرہ، شروع میں ظہوری سے متعلق ایک بیش قیمت مقدمہ اور روایات کا اردو میں ترجمہ کر کے اسکی افادیت میں اضافہ اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس پیش کش کو شرف قبولیت بخشے اور ادارہ کو اکابر علماء دیوبند کی تصنیفات زیور طبع سے آراستہ کرنے کے لیے قبول فرمائے۔ آمین!

مخلص
بدرالدین اجمل القاسمی
صدر مرکز المعارف

۲/۸/۱۴۱۴ ھ

تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ کہ ادارہ مرکز المعارف شاخ دیوبند کی اولین اردو عربی پیشکش "الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحۃ" ناظرین کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ کتاب حضرت مہدی آخرالزماں کے ظہور فیض گنجور کے موضوع پر ہے۔ جسے حضرت شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ نے مدینہ منورہ کے اپنے قیام کے زمانہ میں تالیف فرمایا تھا جس میں حضرت محدث مدنی قدس سرہٗ نے صحیح احادیث کی روشنی میں یہ بتایا ہے کہ خلیفہ مہدی کا آخری زمانہ میں ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی پیش گوئی ہے جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے اس لئے ازروئے شرع اس پر اعتقاد ضروری ہے اور اس سلسلے میں جن لوگوں نے اعتراضات پیش کئے ہیں ان کی ان احادیث کی روشنی میں کوئی وقعت و اہمیت نہیں ہے۔

نیرنگیٔ زمانہ کے ہاتھوں حضرت مدنی علیہ الرحمہ کی یہ علمی کاوش بشکل مخطوطہ ایک طویل عرصہ تک گمشدگی کی حالت میں اہل علم کی نظروں سے اوجھل رہی حتیٰ کہ خود حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی قدس سرہٗ اس کی بازیافت سے تقریبًا ناامید ہو گئے تھے۔ قدرت نے اپنی کرشمہ سازیوں اور عجوبہ طرازیوں سے ہمیشہ ارباب خرد کو متحیر کر دیا ہے زیر نظر کتاب کی بازیافت کا تعلق بھی دست قدرت کی ان ہی کارسازیوں سے ہے۔

اصل کتاب عربی میں تھی اس لئے اردو خواں طبقہ کے افادہ کی غرض سے اصل عربی کے ساتھ اس کا تشریحی ترجمہ بھی شامل کتاب کر دیا گیا ہے۔ ابتداء میں ایک مبسوط مقدمہ بھی ہے جو اپنے علمی و تحقیقی مواد کے پیش نظر اپنے موضوع پر ایک خاصے کی چیز ہے۔ بلا تامل یہ بات کہی جا سکتی ہے یہ تالیف لطیف اپنے موضوع پر لاجواب ہونے کے ساتھ بچند وجوہ بڑی خیر و برکت کی حامل ہے کیونکہ اس کے مولف حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ ہیں جو اپنے عہد کے خاصان خدا میں سے تھے۔ کتاب کا اکثر حصہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ ارشادات پر مشتمل ہے جس کی قرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

مولانا قاضی اطہر مبارکپوری

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربِ قیامت کی جن علامات کو بیان فرمایا ہے۔ ان میں ظہور مہدی ایک اہم علامت ہے، جو احادیث کی مستند کتابوں میں ثقہ وثبت راویوں سے مروی ہے، اور رواۃ کی کثرت کی وجہ سے حدِ تواتر تک پہنچتی ہے، علمائے سلف وخلف کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی ہر اعتبار سے مسلم ومتیقن ہے اور بہت سے علماء ومحدثین نے اس باب میں مستقل کتابیں لکھی ہیں اور اس پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

اسی سلسلہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک کتاب میں احادیث صحیحہ کو جمع فرماکر ان کے راویوں پر محققانہ ومحدثانہ انداز میں بحث کی ہے — یہ کتاب اب تک مخطوطہ کی شکل میں تھی۔

اور اب اس نادرونایاب کتاب کو مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قاسمی نے نہایت سلیقہ اور

محنت سے مرتب ومکمل کیا ہے، موصوف نے ابتدا میں ایک بسیط مقدمہ لکھا ہے جس میں متقدمین ومتاخرین ائمۂ دین اور علماء ومحدثین کے اقوال وآراء اور تصریحات درج کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ظہور مہدی کی احادیث حدِ تواتر تک پہنچتی ہیں، اور اس باب میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے، یہ طویل مقدمہ اپنے موضوع پر بجائے خود ایک وقیع رسالہ بن گیا ہے۔ اسی کے ساتھ تحقیق وتلاش کے بعد ظہور مہدی کے بارے میں کئی احادیثِ صحیحہ کا اضافہ کیا ہے۔

نیز اصل کتاب میں جن محدثین اور رواۃ حدیث کا ذکر ہے، یا ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے، ان کے تراجم کے ماخذوں کا ذکر کرکے ان کے بارے میں مزید مفید اور ضروری معلومات درج کی ہیں۔

مولانا موصوف کے تعلیق وتحشیہ اور اضافہ نے اس کتاب کی افادیت کو دوبالا کردیا ہے، اور اس سے ان کی فن حدیث ورجال میں بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے، ان کیلئے یہی کیا کم ہے کہ حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب پر تعلیق وتحشیہ کی سعادت نصیب ہورہی ہے۔ اہل علم کے لیے یہ نسبت بہت ہے ؎

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا

قاضی اطہر مبارکپوری

٨ جمادی الاولیٰ

١٤١٤ھ

❦

مقدمہ

الحمدُ للّٰہِ ربِّ العالمینَ والصّلوٰۃُ والسّلامُ علیٰ سیّدِ المرسلینَ وخاتمِ النّبیّینَ وعلیٰ اٰلِہٖ واصحابِہٖ اجمعینَ ——— امّا بعدُ !

قیامت ایک امرِ غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدائے عالم الغیب کے کسی کو نہیں ہے قرآن مجید ناطق ہے "اِنَّ اللّٰہَ عِندَہٗ عِلمُ السَّاعَۃِ" اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔ ایک دوسرے موقع پر ارشادِ الٰہی ہے "یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرْسٰہَا۔ فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰہَا اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَہٰہَا" آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں وہ کب آئے گی۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام اس کے علم کا منتہیٰ تو آپ کے رب کے پاس ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں تھا۔ حدیثِ جبرئیل میں ہے۔ "فاخبرنی عن الساعۃ ؟ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل" (مشکوٰۃ ص۱۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے چوتھا سوال کیا اچھا مجھے قیامت کے وقت وقوع کی خبر دیجیے ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اسکے بارے میں مسئول (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھنے والے) سے زیادہ نہیں جانتا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے وقت وقوع کے نہ جاننے میں ہم دونوں برابر ہیں۔

البتہ اس کی کچھ علامتیں ہیں جنھیں بطور پیشین گوئی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں بعض علامتیں صغریٰ یعنی چھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جو معمول و عادت کے مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جبریل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علاماتِ صغریٰ ہی کے قبیل سے ہیں۔ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

"قال فاخبرنی من اماراتہا اس کی کچھ علامتیں بتائیے قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری

الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان" لونڈیاں اپنی مالکہ کو جننے لگیں یعنی لڑکیاں اپنی ماؤں پر حکم چلانے لگیں" اور ننگے پیر، ننگے بدن تنگدست بکریوں کے چرواہوں کو تو دیکھے کہ عالی شان مکانات پر شیخی بگھارتے ہیں تو سمجھ لو کہ اب قیامت کا زمانہ قریب آگیا ہے۔

اسی طرح رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامتِ صغریٰ سے ہے۔ "ان من اشراط الساعۃ ان یقل العلم ویکثر الجہل ویفشو الزنا ویشرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتیٰ یکون لخمسین امراۃ القیم الواحد":

(بخاری کتاب العلم ص۱۸ ج۱)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم کم ہو جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، حرام کاری عام ہوگی، شراب نوشی بہت ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، اور عورتوں کی اس حد تک کثرت ہوگی کہ پچاس عورتوں پر صرف فرد واحد نگراں ہوگا۔

ان مذکورہ علامتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے اسی لیے بہت سے واقعات وحوادث کے بارے میں آپؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک یہ واقعات ظہور پذیر نہ ہو جائیں۔ خود رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بھی علامتِ قیامت میں شمار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپؐ کی بعثت کو چودہ سو سال ہو چکے ہیں اور خدا جانے ابھی کتنی مدت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنھیں علامتِ کبریٰ کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے قریب تر زمانہ میں پے بہ پے ظاہر ہوں گی اور عادت ومعمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت سی حدیثوں میں متفرق طور پر موجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن اُسید الغفاریؓ کی ایک روایت میں اکٹھی دس علامتوں کا بیان ہے۔ حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں:

اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذاکرون ؟ قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی تروا قبلہا عشر اٰیات فذکر الدخان والدجّال، والدابّۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلاثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب

وخسف بجزيرة العرب وأخر ذالك نار تخرج من اليمن تطرد الناس الى محشرهم (مسلم باب الفتن واشراط الساعة ص ۳۹۲ ج ۲)

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ سے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپؐ نے فرمایا۔ قیامت برپا نہیں ہوگی تاوقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو، پھر آپؐ نے ان دسوں کو بیان کیا۔ جو یہ ہیں۔ (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) پچھم سے سورج کا نکلنا (۵) حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے اترنا (۶) یاجوج ماجوج کا نکلنا (۷، ۸، ۹) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دھنس جانا۔ ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں اور تیسرے عرب میں (۱۰) اور ان سب کے آخر میں آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو گھیر کر ان کے محشر میں پہنچا دیگی۔

قیامت کی علاماتِ کبریٰ ہی میں سے مہدیٔ آخر الزماں کا ظہور ان کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان کی اقتداء میں ایک نماز یعنی فجر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ اوپر بحوالہ حدیث جن دسؔ نشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ چنانچہ امام السفارینی لکھتے ہیں:

ای من العلامات العظمٰی وهی اولها ان یظهر الامام المقتدیٰ الخاتم للائمة .... محمد المهدی (لوائح الانوار البهیة ص ۶۶ ج ۲)

قیامت کی بڑی یعنی قریب تر اور اولین نشانیوں میں خاتم الائمہ محمد مہدی کا ظہور ہے۔

بخاری میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر قیامت کی چھ نشانیاں بتائیں جن میں بنی الاصفر یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہو جانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بدعہدی کرکے تمہارے مقابلے میں آئیں گے۔ اس وقت ان کے اسّی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ان کی مجموعی تعداد نو لاکھ ہوگی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جائیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ سے خیبر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوس ہو کر امام مہدی کی تلاش شروع کر دیں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور امامت کے بارِ گراں سے بچنے کی غرض سے مکہ مکرمہ چلے جائیں گے۔ مکے کے لوگ انہیں پہچان لیں گے اور انکار کے باوجود ان سے بیعتِ خلافت کر لیں گے۔ خلافت کی خبر جب مشہور ہوگی تو ملکِ شام سے ایک لشکر آپ سے مقابلہ کے لیے نکلے گا، مگر ابھی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام بیداء میں جو مکہ مدینہ کے درمیان ہے زمین میں دھنسا دیا جائے گا اس واقعہ کی اطلاع پاکر شام کے ابدال اور عراق کے متقی لوگ حضرت مہدی کی خدمت میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جنگ کے لیے ایک قریشی النسل بنو کلب پر مشتمل ایک لشکر بھیجے گا جس سے حضرت مہدی کی فوج جنگ کرے گی اور فتحیاب ہوگی۔

احادیث میں امام مہدی کا نام، ولدیت، حلیہ وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے نیز ان کے زمانۂ خلافت میں عدل و انصاف کی ہمہ گیری اور مال و دولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرضیکہ امام مہدی کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ اصولِ محدثین کے اعتبار سے وہ حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابوالحسین محمد بن الحسین الآبری السجزی الحافظ المتوفی ۳۶۳ھ اپنی کتاب مناقب الشافعی میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بكثرة رواتها عن المصطفىٰ صلی اللہ علیہ وسلم فی المهدی وانه من اهل بيته وانه يملك سبع سنين ويملأ الارض عدلاً وان عيسىٰ عليه الصلوٰة والسلام يخرج فيساعده على قتل الدجال وانه يؤم هٰذه الامة وعيسىٰ خلفه فی طول من قصته وامره " (تهذيب التهذيب ص ۱۲۶ ج ۹ فی ضمن ترجمة محمد بن خالد الجندی المؤذن)

"امام مہدی سے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تواتر اور شہرتِ عام کے درجہ میں پہنچ گئی ہیں کہ وہ بیتِ رسول سے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اپنے عدل و انصاف سے دنیا کو معمور کر دیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر قتل دجال میں ان کی مساعدت اور نصرت کریں گے اور اس امت میں مہدی ہی کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز ادا کریں گے وغیرہ، طویل واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

حافظ آبری کے اس قول کو حافظ ابن القیم نے المنار المنیف میں اور شیخ محمد بن احمد سفارینی نے اپنی مشہور کتاب لوائح الانوار البہیۃ میں علامہ مرعی بن یوسف الکرمی کی کتاب فوائد الفکر کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام القرطبی صاحب الجامع لاحکام القرآن نے بھی التذکرہ فی احوال الموتیٰ وامور الآخرہ میں اسے نقل کیا ہے۔

شیخ محمد البرزنجی المدنی المتوفی ۱۱۰۳ھ الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۱۱۲ پر لکھتے ہیں:

وقد علمت ان احاديث المهدی وخروجه آخر الزمان وانه من عترة رسول الله صلی الله عليه وسلم من ولد فاطمة رضی الله عنها بلغت حد التواتر المعنوی

حوالہ اردو
108/ 0009291
27252
الف
1/194
Accession No.
Class No.
Book No.

فلامعنی لانکارھا،"

"محقق طور پر معلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کہ آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل اور فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے تواتر معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ان کے انکار کی کوئی وجہ اور بنیاد نہیں ہے۔"

امام سفارینی کا بیان ہے:

قد کثرت الاقوال فی المھدی حتی قیل لا مھدی الا عیسیٰ والصواب الذی علیه اھل الحق ان المھدی غیر عیسیٰ وانه یخرج قبل نزول عیسیٰ علیه السلام وقد کثرت بخروجه الروایات حتی بلغت حد التواتر المعنوی وشاع ذٰلك بین علماء السنة حتی عد من معتقداتهم (لوائح الانوار البھیه ص۹۰ ج۲)

حضرت مہدی کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں حتیٰ کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں اور صحیح بات جس پر اہلِ حق ہیں یہ ہے کہ مہدی کی شخصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہے۔ ان کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ ظہور مہدی سے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ تواتر معنوی کی حد کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہلِ سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہو گئی ہیں کہ ظہور مہدی کو ماننا اہلِ سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، حذیفہ، ابوہریرہ، ابوسعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشان دہی کے بعد لکھتے ہیں:

وقد روی عمن ذکر من الصحابة وغیر ما ذکر منھم رضی اللہ عنھم بروایات متعددة وعن التابعین من بعدھم ما یفید مجموعه العلم القطعی فالایمان بخروج المھدی واجب کما ھو مقرر عند اھل العلم ومدون فی عقائد اھل السنة والجماعة (ایضاً ص۸۰ ج۲)

27252/=

اوپر مذکور حضرات صحابہ اور ان کے علاوہ دیگر اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے بعد تابعین سے اتنی روایتیں مروی ہیں کہ ان سے علمِ قطعی حاصل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ظہور مہدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ امر اہلِ علم کے نزدیک ثابت شدہ ہے اور اہلِ سنت اور الجماعت کے عقائد میں مدون و مرتب ہے۔

Activate Windo

یہی بات شیخ الحسن بن علی البربہاری الحنبلی المتوفی ۳۲۹ھ نے بھی اپنے عقیدہ میں لکھی ہے عقیدۃ البربہاری کو ابن ابی یعلیٰ نے طبقات الحنابلہ میں شیخ البربہاری کے ترجمہ میں مکمل نقل کر دیا ہے۔

نواب صدیق حسن خاں قنوجی بھوپالی المتوفی ۱۳۰۷ھ اپنی تالیف الاذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعۃ میں صراحت کرتے ہیں:

"والاحادیث الواردۃ فی المھدی علی اختلاف روایاتھا کثیرۃ جدا تبلغ حد التواتر وھی فی السنن وغیرھا من دواوین الاسلام من المعاجم والمسانید"

(ص ۲ ۵ مطبوعہ سنہ ۱۲۹۳ھ مطبع الصدیقی بھوپال)

امام مہدی سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں یہ حدیثیں سنن کے علاوہ معاجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتروں میں موجود ہیں۔

اسی کتاب کے صفحہ ، پر لکھتے ہیں:

اقول لاشك ان المھدی یخرج فی آخر الزمان من غیر تعیین لشھر وعام لما تواتر من الاخبار فی الباب واتفق علیه جمھور الامة خلفا عن سلف الا من لا یعتد بخلافه"

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنیٰ شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ و سال کی تعیین کے بغیر امام مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا اہلِ علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامہ محمد بن جعفر الکتانی المتوفی ۱۳۴۵ھ اپنی مشہور تصنیف نظم المتناثر من الحدیث المتواتر میں رقم طراز ہیں:

وتتبع ابن خلدون فی مقدمته طرق احادیث خروجه مستوعبا علی حسب وسعه فلم تسلم له من علة لکن ردوا علیه بان الاحادیث الواردة فیه علی اختلاف رواتها کثیرة جدا تبلغ حد التواتر وھی عند احمد والترمذی وابی داؤد وابن ماجه والحاکم والطبرانی وابی یعلی الموصلی والبزار وغیرھم

من دواوین الاسلام من السنن والمعاجم والمسانید واسندوھا الی جماعۃ من الصحابۃ فانکارھا مع ذالک مما لا ینبغی، (ص۱۴۵)

مشہور فیلسوف مؤرخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعتِ علمی کے مطابق جملہ طرقِ احادیث کی تخریج کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نتیجتاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی نہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابنِ خلدون کے اس خیال کو رد کر دیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے مختلف ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہیں جو حدِّ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ جنھیں امام احمد بن حنبل، امام ابو داؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابو یعلی موصلی امام بزار وغیرہ نے دواوینِ اسلام یعنی سنن، معاجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہٰذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا انکار کسی طرح مناسب و درست نہیں ہے۔

امام مہدی سے متعلق جن حضراتِ صحابہ سے حدیثیں منقول ہیں ان میں حسبِ ذیل اکابر صحابہ رضوان اللہ علیہم شامل ہیں: ۔ خلیفۂ راشد حضرت عثمانِ غنی، خلیفۂ راشد حضرت علی مرتضٰی، طلحہ بن عبید اللہ، عبد الرحمٰن بن عوف، عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عمرو، عبد اللہ بن عباس، ام المومنین ام سلمہ، ام المومنین ام حبیبہ، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، جابر بن عبد اللہ، انس بن مالک، عمران بن حصین، حذیفہ بن یمان، عمار بن یاسر، جابر بن ماجد صدفی، ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، عوف بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین۔

علامہ ابن خلدون اگرچہ فنِ تاریخ اور علم الاجتماع میں بلند مقام و مرتبہ کے مالک ہیں۔ لیکن محدث نہیں تھے۔ اس لئے اس باب میں ان کی بات علمائے حدیث اور اربابِ جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لائقِ قبول نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی مزید لکھتے ہیں:

ولولا مخافۃ التطویل لاوردت ھٰہنا ما وقفت علیہ من احادیثہ لانی رایت الکثیر من الناس فی ھذا الوقت یتشککون فی امرہ ویقولون ما تری ھل احادیثہ قطعیۃ ام لا وکثیر منھم یقف مع کلام ابنِ خلدون ویعتمدہٗ ۔ مع انہٗ لیس من اھل ھذا المیدان والحق الرجوع فی کل فن لاربابہ،

(نظم المتناثر من الحدیث المتواتر ص۱۴۶)

"اگر کتاب کے دراز ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے متعلق ان احادیث کو درج کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہیں امام مہدی کے امر میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاشی ہیں اور دیگر بہت سے لوگ ابنِ خلدون کے قول پر قائم اور اسی پر اعتماد کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدمی نہیں تھے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے۔"

ان ساری تفصیلات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح آشکارا ہو گئی کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نہ صرف صحیح و ثابت ہیں بلکہ متواتر اور اپنے مدلول پر قطعی الدلالت ہیں جن پر ایمان لانا بحسبِ تصریح علامہ سفارینیؒ واجب اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہور مہدی کا مسئلہ اہلِ سنت والجماعت کے عقائد میں شمار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ اسلام کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے۔ مسئلہ کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر ہر دور کے محدثین و اکابر علماء نے مسئلۂ مہدی پر ضمناً و مستقلاً شرح و بسط کے ساتھ مدلل کلام کیا ہے۔ جن میں سے بہت سی کتابوں کی نشاندہی خود علامہ ابن خلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔

اسی طرح علماء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن خلدون کے نظریہ کی پُرزور تردید کی ہے اور اصولِ محدثین کی روشنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کردہ اشکالات کو دور کر کے ظہورِ مہدی کی حقیت اور سچائی کو پورے طور پر واضح کر دیا ہے۔

علماء امت کی ان مساعیٔ جمیلہ کے باوجود ہر دور میں ایک ایسا طبقہ موجود رہا ہے جو علامہ ابن خلدون کے بیان کردہ اشکلات سے متاثر ہو کر ظہورِ مہدی کے بارے میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہا۔ اس لیے علمائے دین بھی اپنے اپنے عہد میں حسبِ ضرورت تحریر و تقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ نے بھی اسی مقصد کے تحت یہ زیرِ نظر رسالہ مرتب کیا تھا۔ چنانچہ اپنے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں:

انہ قد جری ببعض اندیۃ العلم ذکر المھدی الموعود فانکر بعض الفضلاء الکاملین صحۃ الاحادیث الواردۃ فیہ فاحببت ان اجمع الاحادیث الصحیحہ فی ھذا الباب واترک الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس وتبلیغ ما اتی بہ النبی علیہ السلام وان لا یغتر الناس بکلام بعض المصنفین

الذین لا المام لهم بعلم الحدیث کابن خلدون وغیرہ فانهم وان کانوا من المعتمدین فی التاریخ وامثاله فلا اعتداد لهم فی علم الحدیث الخ» بعض مجالسِ علمیہ میں مہدیٔ موعود کا ذکر آیا تو کچھ ماہرینِ علم نے مہدیٔ موعود سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع سے متعلق مروی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کردوں تاکہ لوگ اس سے نفع اٹھائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تبلیغ بھی ہوجائے۔ نیز ان حدیثوں کے جمع وتدوین سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ بعض ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جائیں جنھیں علمِ حدیث سے لگاؤ نہیں ہے جیسے علامہ ابن خلدون وغیرہ یہ حضرات اگرچہ فنِ تاریخ میں معتمد ومستند ہیں لیکن علمِ حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔"

حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں بطورِ خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن صحیح احادیث پر علامہ ابنِ خلدون نے کلام کرکے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح وتعدیل سے متعلق ائمۂ حدیث کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت وحجیت کو مدلل ومبرہن کردیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ رسالہ ایک قیمتی دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر لکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیادہ مفید ہے۔

* * *

حضرت مؤلف قدس سرہٗ کے
مختصر حالاتِ زندگی

محدّث کبیر، مجاہدِ جلیل، شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنیؒ ۱۹؍شوال ۱۲۹۶ھ کو پیدا ہوئے۔ مکتبی تعلیم اپنے والد ماجد مولانا سید حبیب اللہ مرحوم سے اپنے آبائی وطن ٹانڈہ ضلع فیض آباد میں حاصل کی۔ ناظرہ قرآن مجید اور اردو فارسی کی تکمیل کے بعد اسکول میں داخل ہوگئے اور ریاضی، جبر ومقابلہ، اقلیدس، تاریخ وجغرافیہ وغیرہ میں صرف بارہ سال کی عمر میں اچھی خاصی دست گاہ پیدا کرلی۔

اعلیٰ دینی تعلیم کے لیے اوائلِ صفر ۱۳۰۹ھ میں دیوبند کا سفر کیا اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی قدس سرہٗ کے جوارِ شفقت میں مقیم رہ کر دار العلوم دیوبند میں تعلیم وتحصیل کا سلسلہ شروع کردیا۔ حضرت شیخ الہند ہی کے ایما ومشورہ سے حضرت مولانا خلیل احمد محدّث سہارنپوری نے میزان الصرف کی ابتدا کرائی۔ اس طرح ایک شیخِ وقت کے زیرِ سایہ اکابر کے مجمع میں آپ کی عربی ودینی تعلیم کا مبارک آغاز ہوا۔ اور اس وقت سے لے کر ۱۳۱۶ھ تک دار العلوم دیوبند میں داخل رہ کر ماہرین اساتذہ سے علمی استفادہ کیا۔ اوقاتِ درس کے علاوہ خارج وقتوں میں بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں خصوصی طور سے حضرت شیخ الہند سے پڑھیں اس طرح جملہ فنونِ متداولہ کی تحصیل کے بعد حضرت شیخ الہند صدر المدرسین دار العلوم دیوبند سے صحیح بخاری، جامع ترمذی، سُننِ ابوداؤد، مؤطین اور حضرت مولانا عبد العلی محدّث میرٹھی سے صحیح مسلم، سُننِ نسائی اور سُننِ ابن ماجہ پڑھ کر فارغ التحصیل ہوئے۔ بقیہ اساتذۂ دار العلوم جن سے حضرت شیخ الاسلام نے اکتسابِ علم کیا، مندرجہ ذیل ہیں:

حضرت مولانا ذوالفقار علی دیوبندی، والد ماجد حضرت شیخ الہند، حضرت مولانا خلیل احمد محدّث سہارنپوری صاحب بذل المجہود شرح سُننِ ابی داؤد، حضرت مولانا غلام رسول بغوی، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی

حضرت مولانا منفعت علی دیوبندی، حضرت مولانا حکیم محمد حسن دیوبندی برادر خرد حضرت شیخ الہند۔ حضرت مولانا حافظ احمد قاسمی ابن حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی رحمہم اللہ تعالیٰ

۱۳۱۶ھ میں جب کہ حضرت شیخ الاسلامؒ تعلیم و تحصیل سے فارغ ہو چکے تھے آپ کے والد ماجد بارادۂ ہجرت مع اہل و عیال عازم مدینہ منورہ ہوئے۔ شیخ مدنیؒ بھی ان کے ہمراہ حجازِ مقدس چلے گئے۔ مکہ معظمہ میں جب حاضری ہوئی تو وہاں سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ کی خدمت میں باریاب ہو کر روحانی فیوض و برکات سے مستفیض ہوئے۔ بعد ازاں مدینۃ الرسول علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام روانہ ہوئے اور منزلِ مقصود پر پہنچ کر پورے صدق و اخلاص کے ساتھ قیام پذیر ہو گئے۔ اور رہائش وغیرہ کے معاملات سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ کے مشہور و معمر ادیب شیخ آفندی برادہ سے بطورِ خاص فنِ ادب کی اہم کتابیں پڑھیں اور اسی کے ساتھ اپنے استاد و مربی حضرت شیخ الہند کی ہدایت کے مطابق درس و افادہ کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ اور کم و بیش ۱۸ برس تک حرم نبویؐ میں صاحب کتاب و سنت کے زیرِ نظر قرآن و حدیث اور فقہ وغیرہ کا درس دیا اور اس شان کے ساتھ کہ دیگر مشائخ حرمِ نبوی کی مجالس درس کی رونق پھیکی پڑ گئی۔ ربُّ العزت نے حضرت مدنی قدس سرہٗ کو ایسی مقبولیت عطا فرمائی جو وہاں مقیم کسی عالم و فاضل کو میسر نہیں تھی۔ حتیٰ کہ ۲۴ سال کی نوعمری ہی میں شیخ الحرم اور شیخ العرب والعجم کے معزز القاب سے مشہور ہو گئے تھے۔

مدینہ منورہ کے دورانِ قیام میں چند بار ہندوستان آ کر اپنے شیخ و مرشد قطبِ ارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ سے احسان و سلوک کی تکمیل کی اور ان کی جانب سے مجاز بیعت و ارشاد ہوئے۔ نیز حضرت شیخ الہند سے دوبارہ جامع ترمذی اور صحیح بخاری پوری بحث و تحقیق کے ساتھ پڑھی۔

۱۳۳۳ھ میں جب حضرت شیخ الہندؒ نے حج و زیارت اور اپنی تحریک سے متعلق بعض امور کی انجام دہی کی غرض سے حرمین شریفین کا سفر فرمایا اور مکہ مکرمہ میں طواف و زیارت سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو حضرت شیخ الاسلامؒ ان کی خدمت و صحبت میں مصروف ہو گئے۔ اور انہیں کی معیت میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اس وقت پہلی جنگ عظیم اپنے شباب پر تھی اور بدقسمتی سے شریفِ مکہ انگریزوں کے اشارے پر خلافتِ عثمانیہ سے باغی ہو چکا تھا۔ چنانچہ انگریزوں ہی کے منشا پر حضرت شیخ الہندؒ، حضرت شیخ الاسلامؒ اور ان کے باقی تین رفقا کو گرفتار کر کے حکومتِ برطانیہ کے سپرد کر دیا گیا جس نے ان بزرگوں کو تین سال سے زائد مالٹا میں نظر بند رکھا۔ قیدِ فرنگ سے رہائی کے بعد حضرت شیخ الہند قدس سرہٗ کی معیت میں ہندوستان وارد ہوئے اور پھر ہمیشہ کے لیے یہیں رہ گئے۔

۱۳۴۶ھ میں جب کہ محدث عصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اپنے بہت سارے رفقاء و طلبہ کے ساتھ دار العلوم دیوبند سے الگ ہو کر ڈابھیل چلے گئے اور دار العلوم شدید بحران میں مبتلا ہو گیا تو اس وقت سارے اکابر کی نظر انتخاب آپ ہی پر پڑی اور باصرار آپ کو دار العلوم کی صدارتِ تدریس پر فائز کر دیا گیا اس وقت سے لے کر ۳۲ برس تک مسلسل دار العلوم دیوبند میں صحیح بخاری و جامع ترمذی کا درس دیا۔ اس مدت میں ۴۴۸۳ طلبہ نے حدیث پاک کا درس لے کر آپ سے سند و اجازت حاصل کی۔

دار العلوم دیوبند کی مسند صدارت پر اکابر علماء و محدثین جلوہ افروز ہوئے اور علمِ حدیث کی شمع روشن کی جس کے گرد حدیث کے پروانے اکٹھا ہو گئے، مگر زمانہ شاہد اور تاریخ گواہ ہے کہ اس مدنی محدث نے جب شمع حدیث فروزاں کی تو اس پر اس قدر پروانوں کا ہجوم ہوا کہ دار العلوم دیوبند کی ماسبق تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ دار العلوم دیوبند نے اپنے ابتدائے قیام ۱۲۸۳ھ سے ۱۳۷۷ھ تک کل ۶۲۵۷ فضلاء پیدا کیے جن میں ۴۴۸۳ صرف حضرت شیخ الاسلام مدنی قدس سرہٗ کے شاگرد ہیں باقی ۱۷۷۴ دیگر مشائخ رحمہم اللہ کے۔

حضرت شیخ الاسلامؒ کا درس علوم و معارف کا خلاصہ ہوا کرتا تھا۔ قراءتِ حدیث کے بعد اسناد کی تحقیق فرماتے اور رواۃ پر فنِ رجال و اصولِ محدثین کی روشنی میں بحث فرماتے، صحابۂ کرام میں سے جب کسی صحابی کا ذکر آتا تو ان کی خصوصیات بیان کرتے، پھر متنِ حدیث کا مفہوم اس طرح واضح کرتے کہ طلبہ کو اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتا۔ غریب و مشکل الفاظ کی لغوی تحقیق بھی کرتے اور بظاہر متعارض حدیثوں کا تعارض دفع فرماتے اور ہر ایک کا صحیح و عمدہ محمل بیان کرتے ان مباحث کے ساتھ بوقتِ ضرورت نحوی ترکیب، فنی اصطلاحات کی تشریح، عللِ احکام اور امورِ شرعیہ کے عقلی و مشاہداتی دلائل پر بھی روشنی ڈالتے جاتے تھے۔ اگر کوئی حدیث اختلافی مسئلے سے متعلق ہوتی تو تفہیمِ حدیث کے بعد اختلافِ ائمہؒ مع دلائل نقل کرتے اور آخر میں مذہبِ حنفی کے وجوہ ترجیح قوی دلائل سے پیش کرتے۔

جو لوگ حضرت شیخ الاسلامؒ کے حالات و معمولات سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کی زندگی جہدِ مسلسل سے تعبیر تھی، چین و سکون نام کی وہاں کوئی چیز نہیں تھی۔ درس و تدریس کی ہمہ گیر مشغولیت کے ساتھ حریتِ وطن کے لیے سعی پیہم اور مجاہدانہ سرگرمیاں جس کے نتیجہ میں متعدد بار سنتِ یوسفی پر عمل کی سعادت سے بھی بہرہ ور ہوئے۔ جمعیۃ علماء ہند کی قیادت و سیادت، پھر دینی و تبلیغی اجتماعات میں شرکت، اسی کے ساتھ متوسلین و متعلقین کی اصلاح و تربیت، واردین و صادرین سے ملاقات، مہمانوں کی خاطر و مدارات جن کا سال کے بارہ مہینے ہجوم رہتا تھا۔ ان مختلف النوع مصروفیتوں کے ساتھ آہِ سحر گاہی کا مشغلہ اور ربِ کریم و آقائے بے نیاز سے عرض و نیاز جو زندگی کا ایک جزو بن گیا تھا اور کسی حال میں بھی اس

محبوب ترین معمول میں فرق نہیں آتا تھا۔ الغرض آپ کی زندگی "فی اللیل رُھبان وفی النھار فرسان" ـــــ کا ایک مکمل نمونہ تھی۔

ظاہر ہے اس ہجومِ کار اور مصروف ترین زندگی میں اس کا موقع ہی کہاں تھا کہ قرطاس وقلم لے کر کسی گوشۂ عافیت میں بیٹھ کر کتابیں تصنیف کرتے یہی وجہ ہے کہ حضرت شیخ الاسلامؒ کی تصنیفات کی تعداد بہت کم ہے۔ بالخصوص حدیث میں زیرِ نظر رسالہ کے علاوہ کوئی تالیف منصۂ شہود پر نہ آسکی البتہ آپ کے بہت سے ذی صلاحیت تلامذہ نے درسِ حدیث ے وقت آپ کی تقریروں کو قلم بند کر لیا تھا جن میں بعض مکمل بعض کے چند اجزاء طبع ہو کر شائع ہو چکے ہیں جن سے آپ کے سوخ فی الحدیث اور تبحرِ علمی کا کسی حد تک اندازہ ہو سکتا ہے۔ دیگر تصانیف میں خود نوشت سوانح "نقشِ حیات" دو جلدوں میں، الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب، اسیر مالٹا، قول وعمل، متحدہ قومیت، دستور جماعتِ مودودی، معراج جسمانی، داڑھی کی شرعی حیثیت، مکتوبات شیخ الاسلام چہار جلد وغیرہ۔

آخر عمر میں دینی حمیت وغیرت کا اس قدر غلبہ ہو گیا تھا کہ خلافِ شرع امور بالخصوص خلافِ سنت داڑھی وغیرہ کو رداشت نہیں کر پاتے تھے۔ اور بسا اوقات اس سلسلے میں انتہائی شدّت وحدّت کا ظہور ہو جاتا تھا۔ نیز رقّت و ثیت بھی بہت بڑھ گئی تھی۔ بالآخر وقتِ موعود آپہنچا، اور ۱۳ر جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ مطابق ۵ر دسمبر ۱۹۵۷ء کو پنے محبوبِ حقیقی کی آغوشِ رحمت میں پہنچ گئے۔ اور مضطرب وبے قرار رُوح ہمیشہ کے لیے آسودۂ قرار ہو گئی۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ اپنے علمی تبحر، صدق واخلاص، علو ہمت، صبر واستقامت بد وایثار سخاوت وسماحت وغیرہ میں یگانۂ عصر ونادرۂ روزگار تھے۔ آپ جیسی جامع کمالات شخصیتیں کہیں صدیوں یں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

◆

کچھ باتیں کتاب کے متعلق

آج سے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا ماہنامہ الرشید ساہیوال کا خصوصی شمارہ مدنی واقبال نمبر دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے غیر مطبوعہ مکاتیب کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محمد دین شوق صاحب بعنوان "مکتوبات مدنیہ" بھی شریکِ اشاعت ہے۔ (جسے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شائع کیا ہے)۔ اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جو ڈربن افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ر صفر ۱۳۵۳ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں امام مہدی آخر الزماں کے بارے میں حضرت شیخ الاسلامؒ تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور خروج دجال اور فتنۂ یاجوج وماجوج و دابۃ الارض وطلوعِ شمس من المغرب وغیرہ سے پہلے ظاہر ہوں گے۔ قیامت میں تو تمام انبیا اور اولیا کا اجتماع ہوگا۔ حضرت مہدی دنیا میں مذہبِ اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے وہ اس وقت ظہور فرمائیں گے جب کہ دنیا ظلم وستم سے بھر گئی ہوگی۔ ان کی وجہ سے دنیا عدل وانصاف دین وایمان سے بھر جائے گی ان کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کے والد[1] ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ ہی کی اولاد سے ہوں گے۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل میں سے:

مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوں گے۔ اوّل جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آدمی ہوں گے حسبِ عدۂ[2] اصحابِ بدر واصحابِ طالوت۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ حجاز کی اصلاح کے بعد سیریہ اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔ دار السلطنت بیت المقدس ہوگا انکی حکومت پانچ یا سات یا نو برس ہوگی۔ اس بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن وضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترمذی شریف، مستدرک، حاکم، ابو داؤد، مسلم شریف وغیرہ میں یہ روایات موجود ہیں۔

---

[1] اصل میں والدہ ماجدہ ہے جو بظاہر کتابت کی غلطی ہے۔

[2] اصل میں حسبِ وعدہ ہے جو قطعی طور پر غلط ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا۔ جب بھی اللہ تعالیٰ مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔ لہٰذا اس میں بجز تسلیم کوئی چارہ نہیں۔ بہت سے جھوٹوں نے ابتک مہدی ہونے کا دعوی کیا مگر کسی میں یہ علامتیں نہیں پائی گئیں جو مہدی موعود کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔

میں نے مالٹا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش کر کے صحیح صحیح روایتیں جمع کی تھیں، مگر افسوس کہ وہ رسالہ روسی انقلاب میں جاتا رہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہا اور جن لوگوں نے اس کو نقل کیا تھا وہ بھی وفات پا گئے، اور رسالہ پھر نہ مل سکا۔"[1]

اس مکتوب سے پہلے نہ کسی سے سنا تھا اور نہ ہی کسی تحریر میں دیکھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے حد مسرت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں یہ خواہش بھی مچلنے لگی کہ اے کاش کسی طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہو جاتا تو اسے شائع کر دیا جاتا۔ لیکن حضرت کے اس آخری جملے سے کہ "اب میرے پاس وہ نہیں رہا....... اور رسالہ پھر مل نہ سکا" ایک طرح کی مایوسی طاری ہو جاتی اسی بیم و رجا اور امیدی و ناامیدی کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ اس درِ مکنون کی طلب و تحصیل کی تدبیریں سوچنے لگا ایک دن اچانک دل میں یہ بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا اثاثہ حکومت نے ضبط کر لیا تھا۔ اس لیے ممکن ہے کہ اس ضبطی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کاغذات کسی سرکاری کتب خانے میں جمع کر دیے گئے ہوں اس موہوم خیال نے دھیرے دھیرے جڑ پکڑ لیا اور ناامیدی پر امید کا غلبہ ہو گیا۔ بالآخر اس خیال کا اظہار اپنے لائق صد احترام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاحبزادہ محترم مولانا سید ارشد مدنی اعلی اللہ مراتبہٗ سے کیا اور ان سے عرض کیا کہ حرمین شریفین کے سفر میں اہم سرکاری کتب خانوں میں پتا لگائیں۔ عین ممکن ہے کہ کہیں یہ گمشدہ رسالہ مل جائے۔ چونکہ مولانا موصوف کو حضرت شیخ قدس سرہٗ کے بعض تلامذہ کے ذریعہ یہ بات پہنچی تھی کہ دورانِ درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فرمایا تھا اس لیے اس تراث علمی کے وہ سچے حقدار ہیں۔ ان میں خود طلب و جستجو کی فکر تھی۔ چنانچہ حسبِ معمول عمرہ و زیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہلِ علم و خبر سے اس سلسلے میں معلومات کی مگر کہیں کوئی سراغ نہ مل سکا۔ دوسرے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیں۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندہی کی کہ اگر یہ رسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبۃ الحرم مکہ معظمہ میں ضرور ہوگا۔ مولانا موصوف مکتبۃ الحرم پہنچ گئے اور خدا کی قدرت مخطوطات کی فہرست میں یہ مل گیا اور خود شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنانچہ اس کا فوٹو لے لیا۔ اس طرح تقریباً پون صدی کی گمنامی کے بعد یہ نادر و قیمتی علمی سرمایہ دوبارہ معرضِ ظہور میں آ گیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ امام مہدی سے متعلق صحیح چالیس احادیث پر مشتمل تھا اور لوگوں نے اس کی نقل بھی لی تھی۔ مگر دستیاب مخطوطہ میں کل ۳۷ احادیث ہیں پھر اس میں متعدد مقامات پر حک و فک بھی ہے بعض جگہ سبقتِ قلمی بھی ہے اس لیے اندازہ یہ ہے کہ یہ مبیضہ کی بجائے اصل مسودہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مہدی موعود سے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصل اور ضخیم بھی ہیں۔ لیکن یہ مختصر رسالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت و افادیت کا حامل ہے کہ اس میں صرف صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے علاوہ ازیں امام ابن خلدونؒ نے اپنے مقدمہ میں مہدی موعود سے متعلق وارد احادیث پر جو ناقدانہ کلام کیا ہے جس سے متاثر ہو کر بہت سے اہلِ علم بھی مہدی موعود کے ظہور کے بارے میں منکر یا متردد ہیں۔ حضرت شیخ نے علامہ ابن خلدون کے اٹھائے ہوئے سارے اعتراضات کا اسمائے رجال اور اصولِ محدثین کی روشنی میں جائزہ لے کر مدلل طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ان کے یہ اعتراضات درست نہیں ہیں اور بلا ریب رسالہ میں منقول احادیث صحیح و حجت ہیں۔ اس لیے یہ رسالہ بقامت کہتر و بقیمت بہتر کا صحیح مصداق ہے۔ احقر نے اپنی بضاعت و ہمت کے مطابق اس نادر و بیش بہا علمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے جن کتبِ حدیث سے احادیث نقل کی ہیں ان کی جلد و صفحہ کا حوالہ دے دیا ہے۔ اسی طرح رجال سند پر حضرت نے جہاں جہاں کلام کیا ہے اس کا حوالہ نقل کر دیا ہے۔ اور حسب ضرورت بعض رجال پر حضرت کے مختصر کلام کی تفصیل کر دی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کر دی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریج کی ہے، غریب و مشکل الفاظ کی کتب لغت سے تشریح بھی نقل کر دی ہے۔ اسی کے ساتھ رسالہ کو مکمل تر بنانے کی غرض سے بطور تکملہ آخر میں چند احادیثِ صحیحہ کا اضافہ بھی کیا گیا ہے پھر اس قیمتی علمی سرمایہ کو مفید عام بنانے کی غرض سے تمام حدیثوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وصلی اللہ علی النبی الکریم وعلی جمیع اصحابہ وبارک وسلم۔

حبیب الرحمٰن قاسمی
خادم التدریس دار العلوم دیوبند

---

[1] ماہنامہ الرشید ساہیوال مدنی و اقبال نمبر ص ۲۴۸ مطبوعہ ۱۳۹۶ھ

کتاب میں منقول احادیث کا اُردو ترجمہ

۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت (آل اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہوجائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد ہوگا)۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۷)

۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز کردیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہوجائے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۷)

ان دونوں حدیث پاک کا حاصل یہ ہے۔ اس مرد اہل بیت کا قیامت آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

۳: حضرت ام المومنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب میں مکہ معظمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزیں ہوگی جو شوکت وحشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ و مدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلاف معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج (نیند) میں آپؐ سے ایسا کام ہوا جسے آپؐ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا؟ (اس سوال کے جواب میں)

آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزیں ایک قریشی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری امت کے کچھ لوگ آئیں گے اور جب مقام بیدا (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں (جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہوگئے ہوں گے تو انھیں کس جرم میں دھنسایا جائے گا) آپؐ نے فرمایا ہاں ان میں کچھ بارادۂ جنگ آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے (یعنی زبردستی انھیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزولِ عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ نہیں ہوں گے بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے۔ البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ ان کی نیت و عمل کے مطابق ہوگا (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۸۸)

۴: ابونضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہؓ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ۔ ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفۂ مہدی) جو مال لپ بھر بھر کے دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابونضرہ اور ابوالعلاء سے دریافت کیا کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ ہوں گے (مسلم ج ۲ ص ۳۹۵)

(تنبیہ) اوپر مذکور ان احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفۂ مہدی کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ لینے والے خلیفۂ مہدی ہی ہوں گے جن سے جنگ کے لیے سفیانی کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیدا میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائے گا۔ اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفۂ مہدی ہی ہیں۔ اس لیے بلاریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفۂ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے۔ اور یہ حدیثیں انہیں سے متعلق ہیں۔

۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرمادیں گے تاکہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں۔ جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا (یعنی پوری دنیا میں عدل وانصاف ہی کی حکمرانی ہوگی) جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وزیادتی سے بھری ہوگی۔

ابو(ابو داؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا (جب بھی) اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے معمور کر دے گا جس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بھری ہوگی (ایضاً)

۷: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا (ابو داؤد ج ۲ ص ۵۸۸)

۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں وبلند ہوگی۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم وزیادتی کی حکمرانی ہوگی، اور عدل وانصاف کا نام ونشان تک نہ ہوگا۔) (ایضاً)

۹-۱۰-۱۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے انھیں پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انھیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود ومقامِ ابراہیم کے درمیان ان سے بیعتِ (خلافت) کرلیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ ومدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننھیال قبیلۂ کلب میں ہوگی خلیفۂ مہدی اور ان کے اعوان وانصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگِ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح وکامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب داد ودہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہوجائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج وغلبہ ہوگا) (بحالتِ خلافت) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہوجائیں گے اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ ادا کریں گے۔ (ابو داؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

ضروری وضاحت ’’ابدال‘‘ بدل کی جمع ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جماعت کو کہتے ہیں جن کا بدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتا رہتا ہے۔ دنیا ان کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی۔ ایک کی وفات ہوتی ہے تو دوسرا اس کی جگہ آجاتا ہے۔ تبادلہ کے اسی غیر منقطع سلسلہ کی بنا پر انھیں ابدال کہا جاتا ہے ابدال کے بارے میں امام سخاویؒ نے ’’مقاصدِ حسنہ‘‘ میں طویل کلام کیا ہے۔ اسی طرح امام سیوطیؒ نے ’’اللآلی المصنوعۃ‘‘ میں مبسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک مستقل رسالہ بھی اس موضوع پر لکھا ہے جو ان کے فتاوی الحاوی میں شامل ہے۔ ابدال سے متعلق اگرچہ اکثر روایتیں غیر معتبر اور بے اصل ہیں۔ لیکن بلاشبہ بعض روایتیں صحیح بھی ہیں۔ چنانچہ پیش نظر روایت صحیح ہے اور اس میں بصراحت ابدال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو سرے سے باطل قرار دے دیا ہے ان کا قول صحت سے بعید ہے۔

۱۲: ابو اسحاق السبیعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برخوردار حضرت حسنؓ کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سیّد سے نامزد کیا ہے۔ اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت و اخلاق میں (میرے بیٹے) حسنؓ کے مشابہ ہوگا اور شکل وصورت میں اس کے مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (ابو داؤد ج ۲ ص ۵۸۹)

تنبیہ ’’یشبھہ فی الخُلق ولا یشبھہ فی الخَلق‘‘ کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت و اخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل وصورت میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں یشبھہ کی ضمیر مفعول کو نبی علیہ السلام کی جانب راجع کیا ہے۔ لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ مہدی شکل و صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔ اس لیے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی

ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسنؓ ہی ہیں۔ وَاللہُ اَعلمُ بالصّواب۔

۱ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے بعدازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے (بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر) اس خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ مدینہ کے درمیان) بیداء میں پہنچے گا زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کی ننہال کلب میں ہوگی (مراد سفیانی) چڑھائی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۳۱)

۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذاتِ پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ (ان میں سے ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بنا پر واپس کردی جائے گی (مستدرک ج ۴ ص ۴۳۱-۴۳۲)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفۂ مہدی کے زیرِ قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلۂ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطورِ غنیمت حاصل نہیں کرسکے گا خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین و دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مالِ غنیمت بھی حاصل نہ کرسکا۔ بعدازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفۂ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

۱ عبیداللہ بن القطبیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے حضرت ام المومنین سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبدالملک بن مروان بن الحکم نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی۔ حضرت ام سلمہؓ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ گزیں ہوگا۔ تو اس پر ایک لشکر حملہ کے لیے چلے گا۔ اور جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہو گئے ہوں گے (آخر وہ کس جرم میں) دھنسائے جائیں گے تو آپ نے فرمایا۔ یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیے جائیں گے۔ البتہ قیامت کے دن ان کی نیت و ارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید کے دوبارہ فرمایا پناہ لینے والا پناہ لے گا (مستدرک ج ۴ ص ۴۳۹)

۱۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (دنیا کے) روز و شب ختم نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی (مستدرک ج ۴ ص ۴۴۲)

۱۷: حضرت ابوہریرہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص (مہدی) سے حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہلِ عرب کی ہمہ گیر ہلاکت ہوگی۔ بعدازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کردے گی اس ویرانی کے بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا۔ یہی حبشی اس کا (مدفون) خزانہ نکال کرلے جائیں گے (مستدرک ج ۴ ص ۴۵۲)

۱۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والوں کے پاس روپے اور غلے آنے پر پابندی لگادی جائے گی۔ حضرت جابر سے پوچھا گیا۔ یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا عجمیوں کی جانب سے؟ پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جبکہ اہلِ شام پر بھی یہ پابندی عائد کردی جائے گی۔ پوچھا گیا یہ روکاوٹ کس کی جانب ہوگی؟ فرمایا اہلِ روم کی جانب سے! پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفۂ مہدی) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا۔ نیز آپ نے فرمایا اس ذاتِ پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً (اسلام) اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا۔ جس طرح کہ ابتدا مدینہ سے ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بنا پر نکل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے

بہتر کو وہاں آباد کر دے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ فلاں جگہ) ارزانی اور باغ و زراعت کی فراوانی ہے تو (مدینہ کو چھوڑ کر) وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

(مستدرک ج ۴ ص ۴۵۶)

۱۹: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمھارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اسقدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے۔ ابن ماجہ کی روایت میں اس جملہ کی تصریح بایں الفاظ ہے فیجیئ خلیفۃ اللّٰہ المھدی یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انھیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔ (مستدرک ج ۴ ص ۴۶۳)

ضروری وضاحت حافظ ابن حجرؒ فتح الباری شرح بخاری ج ۱۳ ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے "یوشك الفرات ان یحسر عن کنز من الذھب" "قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہو کر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دے گا" تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہورِ مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا جس کے عام پیروکار قبیلۂ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کے لیے قبیلۂ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفۂ مہدی ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو لے کر چلے گا۔ یہاں تک کہ جب مقامِ بیداء (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور بجز ایک مخبر کے کوئی بچہ نہ بچے گا (مستدرک ج ۴ ص ۵۲۰)

۲۱: حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہؒ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا؟ تو حضرت نے بر بنائے لطف فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہورِ مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت و الفت پیدا کر دے گا یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط و ضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفۂ مہدی کے پاس یہ اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر (غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایسی (خاص وجزوی) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنھوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دو ستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفۂ مہدی کا ظہور انھیں کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابو الطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا (راوئ حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابو الطفیل کی وفات مکہ معظمہ ہی میں ہوئی (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۴)

۲۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا (مطلب یہ ہے کہ خلیفۂ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)

(مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری نسل سے ہوگا، اس کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی۔ اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ (وہ)

خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہے گا (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۲۴: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا (ایضاً)

۲۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری آخری امت میں مہدی پیدا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا۔ اس کے زمانۂ خلافت میں مویشیوں کی کثرت اور امت میں عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا (مستدرک ج ۴ ص ۵۵۸)

۲۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آخری زمانہ میں) زمین جور و ظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا اور (اپنے زمانۂ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور و ظلم سے بھر گئی ہوگی (ایضاً)

۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمھیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں اختلاف و اضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا (یعنی اپنے داد و دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا) اللہ تعالیٰ (اس کے دورِ خلافت میں) میری امت کے دلوں کو استغنا و بے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہوگا۔ وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو (وہ مہدی کے پاس آجائے اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی اس سے کہے گا، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا تمھیں حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حبِ خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا، میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی و وافی ہے (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا۔ مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی عدل و انصاف اور داد و دہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۴)

۲۸: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورتِ حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بارِ خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) اسے گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجرِ اسود و مقامِ ابراہیم کے درمیان زبردستی اس کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کر لیں گے (اس کی بیعتِ خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا یہاں تک کہ جب مقام بیدار (مکہ و مدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیا، اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے۔ اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی ننہال قبیلہ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفہ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد و دہش کریں گے اور اسلام پورے طور پر دنیا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے (یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین و سکون رہے گا (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۵)

۲۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کی مدتِ خلافت کم ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۶)

۳۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا شمار نہیں کرے گا (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بنا پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطایا تقسیم کرے گا) اور قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امرِ اسلام مضمحل ہو جانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرے گا۔

(مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی ہوگا (اس کی مدتِ خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اس کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسبِ ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسبِ خواہش خزانہ میں جاکر) خود لے لو۔ (مجمع الزوائد ۷، ص ۳۱۷)

۳۳۔ حضرت علی رضہ سے مرفوعاً وموقوفاً مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میرے اہلِ بیت سے ہوگا اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق وہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا ختم نہ ہوگی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا)

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۷

حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کر دے گا اور) میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کرے گا جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا "نفسِ زکیہ" کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفسِ زکیہ قتل کر دیے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضبناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس آئیں گے اور انھیں دولہن کی طرح آراستہ وپیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے (ان کے زمانۂ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دورِ خلافت میں امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۸)

فوری تنبیہ: ایک نفسِ زکیہ محمد بن عبداللہ بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے

خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۱۴۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیثِ بالا میں مشہور "نفسِ زکیہ" سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ یہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمانہ میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ شیخ محمد بن عبدالرسول الزنجی نے اپنی مشہور تالیف "الاشاعۃ لاشراط الساعۃ" میں یہ بات بصراحت تحریر کی ہے۔

۳۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص (یعنی مہدی) سے حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت وعظمت اس کے اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو (یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے باہر ہے) پھر حبشی چڑھائی کر دیں گے اور مکہ معظمہ کو بالکل ویران کر دیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفون) خزانہ کو نکالیں گے (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

تشریح: مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اہلِ حبشہ تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے نہ لڑو کیوں کہ خانۂ کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا نکالے گا۔ اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں۔ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی قدس سرہٗ اپنے رسالہ "قیامت نامہ" میں لکھتے ہیں کہ جب سارے ایمان دار جہاں سے اٹھ جائیں گے تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہو جائے گا۔

(ترجمہ قیامت نامہ ص ۲۲ از مولانا محمد ابراہیم داناپوریؒ)

ترجمہ

احادیثِ استدراک وتکملہ

۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا (اس وقت خوشی سے) کیا حال ہوگا جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور تمھارا امام تمھیں میں سے ہوگا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

۲: حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیامِ حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی" حضرت جابرؓ کہتے ہیں ان (مبارک کلمات کے) بعد آپؐ نے فرمایا آخر میں عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اس کے جواب میں) عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں (اس وقت) امامت نہیں کروں گا۔ تمھارا بعض بعض پر امیر ہے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے) اس فضیلت وبزرگی کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۸۷)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے بلکہ امت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابو الحسین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتدا میں ادا کریں گے (فتح الباری ج ۶ ص ۴۹۳)

۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو امت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لائیے اور نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمھارا بعض بعض پر امیر ہے۔ اس فضیلت کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مرحمت فرمائی ہے۔

(المنار المنیف ۱۴۷ بحوالہ مسند ابی اسامہ)

تشریح: اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ لہٰذا بخاری شریف ومسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔

۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کے کمزور ہوجانے کی حالت میں دجال نکلے گا اور دجال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا بعدازاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور بوقتِ سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو! تمھیں اس جھوٹے خبیث سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنات ہے پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انھیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لائیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، تمھارا امام ہی تمھیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوجائیں گے تو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں) دجال سے مقابلے کے لیے نکلیں گے۔ دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو (مارے خوف کے) نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلنے لگے گا (المستدرک ج ۴ ص ۵۳)

۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس وقت کہاں ہوں گے (مطلب یہ ہے کہ اہلِ عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (یعنی شام) میں ہونگے اور ان کا امام وامیر ایک رجلِ صالح (مہدی) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نمازِ فجر کے لیے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں عیسیٰ علیہ السلام امام کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمھارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے، تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا (سنن ابن ماجہ ۳۰۷، ۳۰۸)

۶: حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عیسیٰ علیہ السلام نمازِ فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا اے روح اللہ آگے تشریف لائیے، نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے۔ اس امت کا بعض بعض پر امیر ہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

(المستدرک ج ۴ ص ۴۷۸ و مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۴۲)

تشریح: عیسیٰ علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتداء میں ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔)

۷: "حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے (یعنی فتنوں کی کثرت و شدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے۔) لہٰذا تم لوگ اہل شام کو برا بھلا مت کہو بلکہ ان میں جو برے لوگ ہیں ان کو برا بھلا کہو اس لیے کہ اہل شام میں اولیا بھی ہیں۔ عنقریب اہل شام پر آسمان سے سیلاب آئے گا (یعنی آسمان سے موسلا دھار بارش ہوگی جو سیلاب کی شکل اختیار کر لے گی) جو ان کی جماعت کو غرق کر دے گا۔ (اس سیلاب کی بنا پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ) اگر ان پر لومڑی حملہ کرے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی۔ اسی (انتہائی فتنہ وضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی مہدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا (یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے۔ اور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے۔" عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم طے کر لیے جاتے تھے۔ بطور خاص شب خون کے موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا۔ تاکہ لاعلمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مار دیا جائے۔ ویسے امت امت کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو) مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے مدمقابل ہوگا۔ جس میں سے ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک و سلطنت کا طالب ہوگا (یعنی یہ لوگ ملک و سلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہلاک کر دے گا (نیز) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی یگانگت و الفت، نعمت و آسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب و دور کو جمع کر دے گا

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷ والمستدرک ج ۴ ص ۵۵۳)

۸: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپؐ نے فرمایا مہدی حق ہے (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔

المستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کے زمانے میں میری امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔ (مجمع الزوائد ج ۷، ص ۳۱۷)

اصل رسالہ اور تکملہ کی حدیثوں کا ترجمہ مکمل ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اولاً وآخراً

الخليفة المهدي
في الأحاديث الصحيحة

تاليف

المحدث الجليل والمجاهد الباسل الشيخ حسين احمد المدني رحمة الله عليه

قدم له وعلق عليه وراجع نصوصه

حبيب الرحمن القاسمي الأعظمي الأستاذ بدار العلوم ديوبند الهند

النشر والتوزيع
مركز المعارف جتر دهوجائي آسام
فرع "ديوبند" محله محل، قرب المسجد المدني، سهارنفور، يوبي (الهند)
الرمز البريدي
٢٤٧٥٥٤

طارق-۹۴ء

تصدير

إن مركز المعارف بمدينة "هوجاى" بولاية "آسام" (الهند) مؤسسة دينية خيرية وثقافية تعتنى بنشر الكتب الإسلامية. ومن أهم ما تم تاسيس المركز لتحقيقه ترجمة الكتب الدينية والعلمية إلى اللغات العربية، والآسامية والمنى فورية، والبنغالية والإنجليزية وتوزيعها على المسلمين. وقد استطاع المركز ان يكتسب نسبة مرموقة من النجاح فى هذا المضمار الواسع، وتم ترجمة ونشر ٣٦ كتابا فى مختلف اللغات تحت إشراف المركز، كما أنه تم جمع وترتيب وترجمة ٥٠ كتابا، والمركز يعقد العزم على إخراجه فى المستقبل القريب.

ونظرا الى انتشار اللغة الأردية فى معظم اوساط الشعب المسلم الهندى انتشارا بالغا، والى الأهمية القصوى التى تحتلها اللغة الهندية لأجل كونها لغة رسمية أولى للبلاد أسس القائمون على مركز المعارف فرعا له بمدينة"ديوبند التى تحتضن اكبر واقدم الجامعات والمدارس العربية والإسلامية فى شبه القارة الهندية - وإنهم اذ قاموا بتأسيس هذا الفرع وضعوا نصب اعينهم فى تأسيسه نشر وتوزيع وترجمة مؤلفات كبار علماء ديوبند إلى اللغات الأردية والهندية والعربية، وإعداد كتب فى هذه اللغات عن حياتهم الزاهدة الباسلة وخدماتهم الجليلة الجبارة التى قاموا بها فى مجالات نشر علوم الكتاب والسنة، وبث الدعوة الإسلامية والحفاظ على التراث الإسلامى الأصيل، واستعادة المجد الإسلامى الغابر، وإشعال روح الغيرة الدينية والحماسة الإسلامية فى المسلمين، وإزالة الجهالة والخرافة عن بيئة المسلمين، وتثقيفهم بثقافة إسلامية محضة، وإنقاذهم من وسخ الشرك والوثنية، ونحض كل نوع من البدع والتقاليد غير الإسلامية، وإنقاذ بلاد الهند من براثن الاستعمار البريطانى.

ونحمد الله على أنه وفقنا لنقل ثلاثة اجزاء من كتاب "بهشتى زيور" (حلى الجنة) للمربى الإسلامى الكبير محمد أشرف على التهانوى المعروف بـ حكيم الأمة، وكتاب" اسباب مصائب اور انكا علاج" (مشكلات المسلمين أسبابها وحلها الإسلامى) إلى اللغة الهندية.

وانه من بواعث السرور والبهجة ان نقدم اليكم لاول مرة كتاب "الخليفة المهدى فى الأحاديث الصحيحة" للمجاهدالجليل والعالم الكبير الشيخ حسين احمد المدنى رئيس هيئة التدريس بجامعة ديوبند الإسلامية ورئيس جمعية علماء الهند الأسبق، جمع فيه فضيلته سبعة وثلاثين حديثاصحيحا يدل بمنطوقه ومدلوله على ان الإمام المهدى سيجئ قرب القيامة، ويكون خليفة المسلمين، فيرفع الظلم والجور ويملأ الأرض عدلا، ويقاتل الدجال ويساعد عيسى عليه الصلاة والسلام على قتله، كما ان الشيخ المدنى اهتم بنقل شبهات وإيرادات ذكرها بعض من علماء الإسلام امثال العلامة المؤرخ ابن خلدون على ظهور المهدى فى آخر الزمان، وقام برد مقنع عنها فى ضوء علوم الحديث والجرح والتعديل، وأثبت بدلائل صارخة أن أمر مجيئة المهدى قبل قيام الساعة أمر ثابت وحق لايسوغ لأحد ان يجحد به او ان يتطرق الى قلبه شك فيه.

والجدير بالذكر ان الشيخ المدنى قام بتأليف هذا الكتاب اثناء إقامته بالمدينة المنورة وتدريسه الحديث الشريف بالمسجد النبوى خلال مدة تتروح فيما بين عام ١٣١٦-١٣٣٣ من الهجرة، ولما اعتقله(١) شريف حسين الحاكم على منطقة

---

(١) كان الشيخ محمود حسن الديوبندى يضطرم غيظا على الإنجليز، قلقا متألما لأوضاع العالم الإسلامى كثير الاهتمام لمطاردة الإنجليز وتحرير البلدان الإسلامية من الهند وغيرها، فوضع خطة لتحرير الهند، وسافر إلى الحجاز سنة ثلاث وثلاثين وثلاث مائة وألف لأجراء المفاوضات مع الخلافة العثمانية فى طرق إعانة المسلمين بالهند ومطاردة الإنجليز منها، ومن سوء الحظ أن الحكومة الإنجليزية اطلعت على هذه الخطة وأمرت الشريف حسين أمير مكة بإلقاء القبض عليه، فاعتقله ومعه تلميذه البار الشيخ حسين أحمد المدنى الذى تولى قيادة حركة تحرير الهند بعد وفاته.

"مكةالمكرمة" آنذلك بامروايعاز من الإنجليز علم ١٣٣٣هـ مع شيخه العلامة محمود حسن الديوبندى، المعروف بـ "شيخ الهند"، وأسلمهما الى الحكومة البريطانية، أمر بالحجز على جميع أمواله وامتعة منزله بما فيها هذا الكتاب القيم، واودع الكتاب فى المكتبة الحكومية التى تعرف الآن بمكتبة الحرم، فاختفى الكتاب عن أنظار العلماء وكاد أن يضيع هذا التراث العلمى، ولكن الله تعالى أحب ان ينفع به عباده من العلماء وغيرهم، فوفق الشيخ ارشد المدنى احد ابناء الشيخ المدنى للبحث عنه والاطلاع عليه وتكريس الجهود للحصول عليه، وكان التوفيق بحالفه فتكللت مساعيه بالنجاح ووجد الكتاب فى مكتبة الحرم فى قسم المخطوطات العربية، فتهلل وجهه بشرا وبادر الى تصويره من بدايته الى نهايته، وقد أودعنا فى مستهل الكتاب صورة صفحتى الكتاب الأولى والأخيرة، والذى زاد من قيمة وأهمية هذا الكتاب أن الشيخ حبيب الرحمان القاسمى الأستاذ بجامعة ديوبند ورئيس تحرير مجلة "دارالعلوم" الشهرية الصادرة عن الجامعة باللغة الأردية قد قام بتذييل الكتاب، وتحشيته، والتعليق عليه ومراجعة نصوصه وترجمته الى الأردية، كما انه ذكر إجمالى تراجم العلماء وكبار المحدثين الذين ورد ذكرهم فى الكتاب، وأشار إلى الكتب التى تضم ذكرهم موسعا، وزاد تسعة احاديث صحيحة الى الكتاب وكتب مقدمة علمية هامة بالأردية عن المهدى عالج فيها جميع الجوانب المتصلة به، معالجة دقيقة تشف عن رسوخه فى علمى الحديث والجرح والتعديل. وسبق أن أعرب الشيخ القاسمى عن رغبته فى التقديم للكتاب، والتعليق عليه وتحقيقه وتحشيته لفضيلة الشيخ اسعد المدنى رئيس جمعية العلماء الهند فاثنى على رغبته وشجعه على إرادته.

وإننا لا نفتخر بنشر هذا الكتاب العلمى تحت إشراف مركز المعارف فرع ديوبند نتقدم بشكر جزيل إلى اعضاء المجلس العلمى له اصحاب الفضيلة الشيخ ارشد المدنى والشيخ نعمت الله الأعظمى، والشيخ رياست على البجنورى والشيخ حبيب الرحمان القاسمىأساتذة الحديث الشريف بجامعة ديوبند الإسلامية والأساتذة الآخرين بالجامعة، وخاصة فضيلة الشيخ ارشد المدنى والشيخ حبيب الرحمان القاسمى، فان الشيخ المدنى بذل مجهودات مكثفة للحصول على هذا الكتاب القيم

أثناء رحلاته الى الحرمين الشريفين (زادهما الله شرفا) والشيخ القاسمى قام بتعليقات نافعة عليه وزيادة أحاديث صحيحة اليه.

وختاما نتضرع الى الله ان يتقبل سعينا هذا ويقدر لهذا الكتاب القبول فى أوساط العلم والدين، ويوفق المركز لمزيد من خدمة الإسلام والعلوم الإسلامية.

والسلام
أخوكم
بدرالدين اجمل على القاسمى
رئيس مركز المعارف وعضو المجلس الاستشارى
لجامعة ديوبند (الهند)
١٤١٤/٨/٢هـ

حياة المؤلف وخدماته

ولادته: هوالمحدث الكبير البطل الجرئ السيد حسين أحمد بن السيد حبيب الله الشهير بشيخ الإسلام المدنى، ولد فى التاسع عشر من شوال سنة ١٢٩٦هـ

طلب العلم: وتلقى مبادئ العلوم فى تانده من مديرية فيض آباد (الهند) وهو وطن آبائه، وسافر إلى دار العلوم الديوبندية فى سنة تسع بعد ثلاث مائة وألف، ومكث هناك سبع سنين، وأخذ الحديث عن شيخ الهند مولانا محمود الحسن الديوبندى وتخرج عليه ولازمه مدة طويلة، وأخذ بعض الكتب عن الشيخ الجليل مولانا خليل أحمد السهارنبورى، وبايع فى الطريقة على يد الإمام الربانى شيخ المشائخ رشيد أحمد الكنكوهى.

هجرته الى المدينة المنورة : ولما هاجر والده إلى المدينة المنورة مع عياله سنة ١٣١٦هـ رافقه وصحبه فى سفره، وكان والده من أصحاب مولانا الشيخ فضل الرحمان الكنج مراد آبادى، ولما وصل مع والده الى مكة المكرمة لقى شيخ شيخه الحاج إمدادالله التهانوى قدس سره واستفاد منه وتمتع بصحبته، ودخل المدينة المنورة وأقام هناك على قدم صدق وإخلاص وتوكل، وطلبه شيخه إلى كنكوه فى سنة ١٣١٨هـ ومكث فى الهند عدة أشهر وأجازه شيخه للإرشاد والبيعة والتلقين، ثم رجع إلى الحجاز ووصل إلى المدينة فى محرم الحرام سنة ١٣٢٠هـ

تدريسه الحديث بالمسجد النبوى :

وتصدر للتدريس فى مدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم محتسبا متطوعا، فكان يدرس الحديث والتفسير والفقه من الصباح إلى ما بعد العشاء وكان من وصية شيخ الهند قدس سره له أن يلازم التدريس ولا ينظر إلى قلة الطالبين، لكن الله تعالى وجه الطالبين إليه فكثروا وأخذ منه الجم الغفير، ولما سافر الشيخ محمود الحسن قدس سره فى سنة ١٣٣٣هـ للحج والزيارة ودخل المدينة لازمه

الشيخ حسين أحمد وقدم معه مكة المكرمة، وكان ذلك أثناء الحرب العالمية وخروج الشريف حسين وبغيه على الدولة العثمانية.

فى السجن: فأسر ولاة الأمر الشيخ محمود الحسن وأصحابه منهم الشيخ حسين أحمد المدنى وأسلموهم إلى الحكومة الإنجليزية فنقلتهم إلى مصر ثم إلى مالطه، ومكثوا هناك أسراء ثلث سنين وشهرين واغتنم الشيخ حسين أحمد المدنى هذه الفرصة للعبادة والمطالعة وخدمة الأستاذ، وهناك حفظ القرآن الكريم، ولما أطلقوا من الاعتقال وصلوإلى الهند فى سنة ١٣٣٨هـ وتوفى شيخ الهند قدس سره بعد ستة أشهر من قدومه.

تدريس الحديث فى سلهت : وانتقل الشيخ حسين أحمد إلى "سلهت" ومكث هناك ست سنين يدرس الحديث الشريف ويربى النفوس ، وينفخ فى الناس روح الأنفة والإباء، وحب الحرية والتخلص من مخالب الإنجليز، وانتفع به خلائق لاتحصى.

وكان الشيخ الأجل محمد أنور شاه الكشميرى رحمه الله يدرس الحديث نيابة عن شيخ الهند منذ أن سافر الى الحجاز و دام على تدريس صحيح البخارى وسنن الترمذى إلى سنة ١٣٤٦هـ، ثم انتقل إلى جامعة دابهيل (كجرات)

تولية رئاسة هيئة التدريس وتدريس الحديث بجامعة ديوبند: فاضطر المجلس الاستشارى وعلى رأسهم حكيم الأمة مولانا أشرف على التهانوى قدس سره إلى اختيار محدث جليل يقوم بدراسة الحديث و يتولى رئاسة التدريس فى جامعة دار العلوم الديوبندية، فلم يقع فى قلبهم إلا البطل الجليل والشيخ النبيل مولانا حسين أحمد المدنى قدس سره، وكان إذ ذاك المشرف على رئاسة الجامعة مولانا حبيب الرحمان العثمانى رحمه الله تعالى، فحينما ألحوا عليه وأصروا قبل ذلك بشروط اشترطها، وقام بتدريس الصحيح للبخارى وسنن الترمذى وتولى رياسة التدريس، ولم يزل يدرس الحديث ويرأس هيئة التدريس إلى أن لبى داعى الله.

الكفاح ضد الإنجليز لتحرير الهند: وجمع بين التدريس والجهود المتواصلة ضد الاستعمار البريطانى فكان يسافر ويلقى المحاضرات ويسوس المسلمين ويجول فى الهند طولا وعرضا ويبث روح النخوة والإباء فى المسلمين،

ويتحمل المشاق ويسهر الليالى فى المطالعة والتدريس مع بشاشة دائمة وتواضع مفرط، وإكرام للوافدين وإرشاد للمسترشدين، وكان برأس جمعية علماء الهند ويبغض الإنجليز بغضا مفرطا، وألقى خطبا حماسية ضد الاستعمار البريطانى فألقى عليه القبض لثمان خلون من جمادى الآخرة سنة ١٣٦١هـ وبقى معتقلا فى سجن مراد آباد وسجن اله آباد سنتين وعدة أشهر، وهو صابر محتسب متحمل للأذى مشتغل بالعبادة والإفادة فى السجن، وأطلق فى سادس من رمضان سنة ١٣٦٣هـ فعاد إلى ما كان عليه من كفاح وجهاد، وتعليم وإرشاد وخدمة للعباد والبلاد، حتى اضطر الإنجليز إلى مغادرة الهند، فغادروا الهند وانقسمت الهند إلى مملكتين (هندوستان وباكستان) فى رمضان سنة ١٣٦٦ هـ وانفجرت الحروب ووقعت المذابح فى مدن الهند وقراها وكانت الطامة الكبرى فى الهند على المسلمين بقتلهم السيخ والهندوس (المشركون) والتحق جموع كثيرة من المسلمين إلى باكستان، وبقى سائر المسلمين فى اضطراب الحال وتشتت البال،

جهوده المشكورة بعد الإستقلال: فانتهض شيخ الإسلام حسين أحمد المدنى واعظا دينيا يجول فى القرى والأمصار، يثير فى المسلمين الإيمان بالله والثقة به والتوكل عليه، والاعتزاز بالدين، ويدعوهم إلى الصبر والثبات ومقاومة البلاء، فثبتت مواعظه فى جولاته القلوب المنخلعة وأرسخت الأقدام المتزلزلة، وزال الخطر وانقشع السحاب، وبقيت المراكز الدينية على ثبات بعد أن كانت على شرف الزوال، وبدء المسلمون يعمرون حياتهم ونشأتهم باستقامة واعتدال.

العكوف على تدريس الحديث والزهد عن المنصب: واعتزل شيخ الإسلام بعد تحويل البلاد إلى الشعب الهندى، فلم يأخذ منصبا ولم يتصل بالحكومة ورجالها، واختصه رئيس الجمهورية برتبة فخرية فرفضها، وعكف على درس الحديث والدعوة إلى الله وتربية النفوس، كان يجول فى أقطار الهند وأرجائها يدعو المسلمين إلى التمسك بالدين واتباع الشريعة الغراء واتباع السنن النبوية صلى الله عليه وسلم وإصلاح الحال وإكثار ذكرالله، وقد عطف الله عليه القلوب والنفوس وغرس حبه فى أهل الخير فأقبلوا عليه زرافات ووحدانا، وسافروا إليه من كل حدب وصوب،

وفاته: وغلب عليه الخشوع والرقة والابتهال إلى الله تعالى للقائه حتى وافاه الأجل فى الثالث عشر من جمادى الأولى سنة ١٣٧٧هـ، وصلى عليه شيخنا شيخ الحديث مولانا محمد زكريا الكاندهلوى فى جم غفير وجمع كثير لا يحصى، ودفن فى جوار أستاذه شيخ الهند محمود الحسن الديوبندى والإمام حجة الإسلام محمد قاسم النانوتوى نور الله مراقدهم. درس صحيح البخارى فى دار العلوم الديوبندية ثلاثين سنة تقريبا وتخرج عليه ألوف من العلماء.

ميزاته وخصائصه: وكان شيخ الإسلام حسين أحمد المدنى من نوادر العصر وأفذاذ الرجال صدقا وإخلاصا فى علو همة وقوة إرادة، وشهامة نفس، وصبر على المكاره، ومسامحة للأعداء، يشفع لهم ويسعى فى قضاء حوائجهم برحابة ذرع وسعة صدر، وكانت له نزاهة لا ترتقى إليها شبهة، وهمة لاتعرف الفتور والكسل، واشتغال دائم لايتطرق إليه الملل،

ليله ونهاره: كانت أوقاته مشغولة منظمة، كان إذا صلى الصبح أكل الفطور مع الضيوف الذين يكثر عددهم، ثم توجه إلى قاعة الحديث ودرس درسا فى صحيح البخارى ودرسا فى جامع الترمذى، وقد كان يقرأ هو بنفسه بلحن عربى وصوت واضح جهورى، ويفيض فى الشرح والإلقاء، ثم ينصرف ويتغدى مع ضيوفه ويقيل، وبعد أن يصلى الظهر يجلس للوافدين ويشرب معهم الشاى ويكتب الرسائل والردود ويلتفت إلى الزائرين والسائلين، وإذا صلى العصر جلس للضيوف يحدثهم ويؤنسهم، وإذا كان فى آخر سنة كان يدرس إلى صلاة المغرب، وكان إذا صلى المغرب قام للنوافل وأطال القراءة والقيام، ويتفرغ للمسترشدين وأصحاب السلوك، فإذا صلى العشاء اشتغل بدرس صحيح البخارى، إلى أن يمضى من الليل ثلثه أو نصفه، ثم يدخل البيت وأخذ حظه من الراحة، ثم قام يتطوع ويطيل القيام، ويشتغل بالذكر والمراقبة، ويكثر الدعاء والإبتهال وينشد الأبيات الرقيقة المرققة فى مناجاة ربه تعالى إلى أن يصبح فيصلى، وإذا صلى إماما فى سفر وحضر التزم السنن وقرأ من السور ما صح فى الحديث وثبت عن النبى صلى الله عليه وسلم لايخل بذلك،

حماسه الدينى: وكان فى آخر عمره غلبت عليه الحمية الدينية والغيرة للشرع والسنة النبوية صلى الله على صاحبها وسلم، فكان لا يتحمل تفريطا فيها وقد تعتريه الحدة فى ذلك ويعلو صوته، ويشدد الانكار على من خالف السنة أو

حلق اللحية أو استخف بشعائر الإسلام وكان شديد الحب لأساتذته ومشائخه شديد الغيرة فيهم.

مؤلفاته: وله من التأليفات "نقش حيات" ذكر فيه أحوال أسرته وأيام تعلمه ثم هجرته مع أبيه إلى المدينة المنورة ودراسته في المدينة المنورة ثم اعتقاله مع شيخه وغير ذلك، وله "الشهاب الثاقب على المسترق الكاذب" رد فيه على أحمد رضاخان البريلوى فى تكفيره أعلام العلماء، وقد طبعت مكاتيبه فى أربع مجلدات جمع فيه بعض معتقديه ماكان يكتب إلى المسترشدين وغيرهم، وجمع بعض تلامذته دروسه لسنن الترمذى وسماه هدية المجتنى من تقرير الحبر المدنى وهو مطبوع لم يكمل،

إصلاح المسلمين : وكان رحمه الله تعالى رئيس جمعية علماء الهند وقائدها، وكان مدة رئاسته قريبا من عشرين سنة، ومع اشتغاله بدرس الحديث و رئاسة التدريس و رئاسة الجمعية كان يربى السلكين و يرشد المسترشدين مخاطبة ومكاتبة مع كثرة الضيوف وهجوم الأشغال، وقد بلغ عدد المتخرجين لديه من الحديث الشريف إلى أربعة آلاف تقريبا، كما تخرج عليه خلفائه فى الطريقة ويزيد عددهم على مائة وستين رجلا، وهم مشتغلون فى ما استخلفهم بدراسة الحديث وإشاعة الدين وأخذ البيعة والتلقين، ولقد بلغت ينابيع فيوضه إلى أرجاء الهند شرقا وغربا وجنوبا وشمالا، بل إلى خارج الهند كأفغانستان وأفريقية وبورما وبنغلاديش وغيرها.

إخوته: وكان له أربع إخوة : السيد محمد صديق والسيد أحمد والسيد جميل أحمد والسيد محمودأحمد، وكانت وفاتهم بالمدينة المنورة رحمهم الله تعالى، وأسس السيد أحمد مدرسة العلوم الشرعية ليتامى المدينة النبوية (صلى الله تعالى على صاحبها وسلم) وكانت هذه المدرسة فى جوار المسجد النبوى الشريف، ونزل فيها شيخ المشائخ مولانا خليل أحمد السهارنبورى حين هاجر إلى المدينة المنورة فى ١٣٤٤هـ وكتب آخر المجلد من بذل المجهود أثناء إقامته بها، وأدخلت ساحتها الآن فى مشروع توسعة المسجد النبوى ونقلت إلى محل آخر بعيد من المحل الأول.

أبناؤه: ولقد خلف شيخ الإسلام حسين أحمد المدنى رحمه الله تعالى ثلاث بنين أكبرهم فضيلة الشيخ السيد أسعد المدنى وأوسطهم السيد أرشد المدنى

وأصغرهم السيد أسجد المدنى حفظهم الله، ثانيهم محدث جليل درس صحيح مسلم عدة سنين فى الجامعة القاسمية فى مرادآباد، ثم قدم دار العلوم الديوبندية وهو يدرس فيها سنن الترمذى ومشكاة المصابيح، أعلى الله درجات شيخ الإسلام المدنى وأبقى ذريته وتلاميذه وخلفاءه على مر الدهور والأعوام قائمين بالحق مجاهرين به، محافظين على الكتاب والسنة وتشرعلوم النبوة[١] (صلى الله علىصاحبها وسلم).

---

[١] من نزهة الخواطر و جريدة الجمعية المختصة بذكره و غيرهما .

rekhta

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد أن سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم، أما بعد فيقول احقر طلبة العلوم الدينية ببلدة سيد الأنام وخير البرية عليه وعلى آله الف الف صلاة وتحية الراجى عفو ربه الصمد عبده المدعو بحسين أحمد غفر له ولوالديه ومشائخه الرؤف الاحد ، انه قد جرى ببعض أندية العلم ذكر المهدى الموعود فأنكر بعض الفضلاء الكاملين صحة الأحاديث الواردة فيه فاحببت أن اجمع الأحاديث الصحيحة فى هذا الباب واترك الحسان والضعاف رجاء انتفاع الناس وتبليغ ما اتى به النبى عليه والسلام وأن لا يغتر الناس بكلام بعض المصنفين الذين لا المام لهم بعلم الحديث كابن خلدون(١) وغيره فإنهم وإن كانوا من المعتمدين فى التاريخ وأمثاله فلااعتداد لهم فى علم الحديث وقد كنت

---

(١) قاضى القضاة عبد الرحمن بن محمد بن خلدون الأشبيلى الحضرمى المالكى المتوفى ٨٠٨هـ ولد فى تونس سنة ٧٣٢هـ مؤرخ وفيلسوف ورجل سياسى درس المنطق والفلسفة والفقه والتاريخ فعينه أبو عنان سلطان تونس والى الكتابة ثم سافر إلى الأندلس فاتصل به ابن الأحمر صاحب غرناطة سفيرا إلى ملك قشتالة ثم رحل إلى مصر ودرس فى الأزهر وتولى قضاء المالكية ولم يتزى بزى القضاة محتفظا بزى بلاده وعزل و أعيد وتوفى فجأة فى القاهرة كان فصيح المنطق جميل الصورة عاقلا صادق اللهجة طامحا للمراتب العالية اشتهر بكتابه"العبر وديوان المبتدأ والخبر فى تاريخ العرب والعجم والبربر" فى سبعة مجلدات أولها المقدمة وهى تعد من أصول علم الاجتماع ومن كتبه شرح البردة وكتاب فى الحساب ورسالة فى المنطق وشفاء السائل لتهذيب المسائل- وقد طعن ابن خلدون فى أحاديث المهدى فى مقدمته فى الفصل الثانى والخمسين ولكن لااعتداد بقوله فى تصحيح حديث وتضعيفه عند اهل الحديث لأنه ليس من رجال الحديث كما قال الشيخ رحمه الله وقال أيضا الشيخ أحمد شاكر فى تخريجه الأحاديث لمسند الامام أحمد ج ٥ ص ١٩٧، أما ابن خلدون فقد قفا ماليس له به علم واقتحم قحما لم يكن من رجالها (الاعلام للزركلى ج ٣ ص ٣٣٠ والمنجد فى الاعلام ص١٧٩).

اسمع قبل ذلك الإنكار من بعض العوام أيضا لكن لم يحملنى إنكارهم على الجمع ولما رأيت فضلاء الأوان وأئمة الزمان يترددون فيه شمرت ذيلى لهذا المقصد المنيف لعله يكون ذريعة لإزالة الاشتباه عن هذا الدين المنيف وعلى الله التكلان.

وحيث أن بعض الأحاديث قد تكفل به إمام من أئمة الحديث وبعضها ليس كذلك فإذا رأيت حديثا قد تكفل بتصحيحه إمام معتبر من أئمة الحديث اتيت به بغير تعرض لرجاله وما لم يكن كذلك تعرضت لرجاله فمن كان من رجال الصحيحين اكتفيت بذكر ذلك ومن لم يكن كذلك اتيت بألفاظ التوثيق التى ذكرها أئمة الجرح والتعديل ولما كان الحاكم أبو عبد الله النيسابورى رحمه الله تعالى (١) يرمى بالتسهيل فى تصحيح الأحاديث لم اكتف بتصحيحه فقط بل اعتمدت على تلخيص صحاح المستدرك للذهبى رحمه الله تعالى(٢) فما جرح فى صحته تركته وما قبله اتيت به وتركت كثيرا من الأحاديث لعدم الاطلاع على أسانيدها مما ذكره صاحب كنز العمال وغيره(٣) واعتمدت فى تعديل الرواة وتوثيقهم على تهذيب التهذيب

---

(١) أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدوية الحاكم الضبى النيسابورى المعروف بابن البيع على وزن قيم صاحب التصانيف التى لم يسبق إلى مثلها كتاب الاكليل وكتاب المدخل اليه وتاريخ نيسابور وفضائل الشافعى والمستدرك على كتاب الصحيحين وغير ذلك توفى عام ٤٠٥ هـ وهو متساهل فى الصحيح واتفق الحفاظ على أن تلميذه البيهقى أشد تحريا منه، (الرسالة المستطرفة ص ١٩).

(٢) الحافظ شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان التركمانى الفارقى الاصل الذهبى نسبة الى الذهب كما فى التبصير توفى بدمشق سنة ٧٤٨هـ قد لخص الذهبي المستدرك للحاكم وتعقب كثيرا منه بالضعف والنكارة او الوضع وقال فى بعض كلامه إن العلماء لا يعتدون بتصحيح الترمذى ولا الحاكم (أيضا ص ٢٠).

(٣) الشيخ علاء الدين على الشهير بالمتقى بن حسام الدين عبد الملك بن قاضى خان الشاذلى القادرى الهندى ثم المدنى فالمكى فقيه من علماء الحديث أصله من جونفور ومولده فى برهانفور من بلاد الدكن بالهند علت مكانته عند السلطان محمود ملك غجرات وسكن فى المدينة ثم أقام بمكة مدة طويلة وتوفى بها سنة ٩٧٥هـ، له مصنفات فى الحديث وغيره منها كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال فى ثمانية اجزاء ومختصر كنز العمال ومنهج العمال فى سنن الاقوال (مخطوطة) -

وخلاصة التذهيب هذا وعلى الله الاعتماد وهو حسبى ونعم الوكيل.

قال الإمام الحافظ ابوعيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذى رحمه الله تعالى فى جامعه(١) :

الحديث (١) حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشى نا ابى نا سفيان الثورى عن عاصم بن بهدلة عن زرّ(٢)عن عبد الله رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم"لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتى يواطى(٣) اسمه اسمى اهـ. وفى الباب عن على وأبى سعيد وام سلمة وأبى هريرة رضى الله تعالى عنهم هذا حديث حسن صحيح(٤).

الحديث(٢) حدثنا عبد الجبار بن العلاء العطار نا سفيان بن عيينة عن عاصم عن زر عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم قال "يلي رجل من اهل بيتى يواطى اسمه اسمى"قال عاصم وحدثنا أبو صالح عن أبى هريرة رضى الله

-الجمع بين الحكم القرآنية والحديثية (مخطوطه) قال العيدروسى مؤلفاته نحو مأة ما بين كبير وصغير وقد افرد عبد القادر بن أحمد الفاكهى مناقبه فى تاليف سماه القول النقى فى مناقب المتقى.الرسالة المستطرفة ص:١٤٩، الأعلام للزركلى ج٤ ص ٣٠٩.

(١) محمد بن عيسى بن سورة بن موسى السلمى البوغى الترمذى أبو عيسى توفى سنة ٣٧٩ هـ من أئمة علماء الحديث وحفاظه من اهل ترمذ (على نهر جيحون) تلمذ على البخارى وشاركه فى بعض شيوخه وقام برحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعمى فى آخر عمره وكان يضرب به المثل فى الحفظ مات بـ "ترمذ" من تصانيفه الجامع الكبير المعروف باسم الترمذى فى الحديث مجلدان والشمائل النبوية والتأريخ والعلل فى الحديث (الاعلام ج ٢ ص ٣٢٢).

(٢) زر فى المغنى زرٌ بكسر زاى وشدة راء.

(٣) يواطى اى يوافق ويماثل.

(٤) الترمذى ج ٢ ص٤٧.

تعالى عنه "لولم يبق من الدنيا إلا يوما لطوّل الله ذلك اليوم حتى يلى"اهـ. هذا حديث حسن صحيح (١).

وقال الإمام الحافظ الحجة أبوالحسين مسلم بن الحجاج القيسرى رحمه الله تعالى :

الحديث (٣) حدثنى محمد بن حاتم بن ميمون ثنا الوليد بن صالح نا عبيد الله بن عمر وانا زيد بن أبي أنيسة عن عبد الملك العامرى عن يوسف ابن ماهك قال اخبرنى عبد الله بن صفوان عن أم المؤمنين (٢) رضى الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال "سيعوذ بهذا البيت يعنى الكعبة قوم ليست لهم منعة(٣) ولا عدد ولاعدة يبعث إليهم جيش حتى إذا كانوا ببيداء (٤) من الأرض خسف بهم".

قال يوسف وأهل الشام يومئذ يسيرون إلى مكة فقال عبد الله بن صفوان أم والله ما هو بهذا الجيش.

وفى رواية أُخرى عنده عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت عبث(٥) رسول الله صلى الله عليه وسلم فى منامه فقلنا يا رسول الله صنعت شيئا فى منامك لم تكن تفعله فقال "العجب ان ناسا من أمتى يؤمون برجل من قريش قد لجأ بالبيت حتى إذا كانوا بالبيداء خسف بهم" فقلنا يا رسول الله ان الطريق قد يجمع الناس قال"نعم فيهم المستبصر(٦) والمجبور وابن السبيل يهلكون مهلكا واحدا

---

(١) أيضا واخرجه الامام ابوداؤد فى سننه وسكت عنه والحافظ ابو بكُر البيهقى فى باب ما جاء فى خروج المهدى وله مشاهد صحيح عن علي. عند أبى داؤد وعن أبى سعيد الخدرى عند ابن ماجة والحاكم واحمد.

(٢) قال الدارقطنى هى عائشة (شرح صحيح مسلم للامام للنووى ج٢ ص٣٨٨).

(٣) منعة بفتح النون وكسرها اى ليس لهم مَن يحميهم ويمنعهم.

(٤) البيداء كل أرض لمساء لا شئ بها.

(٥) عبث قيل معناه اضطرب بجسمه وقيل حرك اطرافه كمن ياخذ شيئا أو يدفعه.

(٦) المستبصر فهو المستبين لذلك القاصد له عمدا.

ويصدرون مصادر شتى يبعثهم الله على نياتهم" اهـ(١).

الحديث (٤) حدثنا زهير بن حرب وعلى بن حجرواللفظ لزهير قالا نا اسماعيل بن ابراهيم عن الجريرى عن أبى نضرة قال كنا عند جابر بن عبد الله رضى الله عنهما فقال يوشك اهل الشام أن لا يجبى إليهم دينار ولامدى (٢) قلنا من أين ذلك قال من قبل الروم ثم سكت هنينة ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون فى آخر أمتى خليفة يحثى(٣) المال حثيا ولايعده عدا" قال قلت لأبىنضرة وأبىالعلا أ تريان انه عمر بن عبد العزيز فقالا لا الخ(٤).

قلت ولا يقلقك أنك لا تجد فى شئ من هذه الروايات ذكر المهدى! لان الأحاديث الصحيحة التى سيأتى ذكرها تصرح ان ذلك الرجل العائذ بالبيت إنما هو المهدى وكذلك الخليفة الذى يحثى المال حثيا هو المهدى وان الأحاديث يفسر بعضها بعضا كما لا يخفى على من له نوع المام بالحديث والله أعلم.

وقال الإمام الحافظ الحجة أبو داؤد سليمان(٥) بن الأشعث السجستانى رحمه الله تعالى فى سننه .

الحديث (٥) حدثنا مسدد ان عمر بن عبيد حدثهم ح وحدثنا محمد بن العلاء نا ابوبكر يعنى ابن عياش ح و ثنا مسدد نا يحيى عن سفيان ح و ثنا أحمد بن ابراهيم قال نا عبيد الله بن موسى انا زائدة ح ثنا احمد بن ابراهيم ثنى عبيد

---

(١) صحيح مسلم ج ٢ ص ٣٨٨ وقد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية أم سلمة

(٢) مدى مكيال فى الشام ومصر يسع ١٩ صاعا.

(٣) يحثى حثيا وحثوا هو الحفن باليدين.

(٤) صحيح مسلم ج ٢ ص ٣٩٥ وقال مسلم بعد هذه الرواية عن أبى سعيد الخدرى نحوه.

(٥) الحافظ الحجة سليمان بن الأشعث بن اسحاق بن بشير الأزدى السجستانى أبوداؤد امام اهل الحديث فى زمانه أصله من سجستان رحل رحلة كبيرة وتوفى بالبصرة سنة ٢٧٥هـ له السنن فى جزأين وهو احد الكتب الستة جمع فيه ٤٨٠٠ حديثا انتخبها من ٥٠٠٠٠٠ حديثا وله المراسيل الصغيرة فى الحديث وكتاب الزهد. مخطوطة فى خزانة القرويين بخط اندلسى والبعث والنشور مخطوطة رسالة وتسمية الاخوة مخطوطة رسالة: الاعلام ج ٣ ص ١٢٢.

الله بن موسى عن فطر المعنى كلهم عن عاصم عن زرٌ عن عبد الله رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال "لو لم يبق من الدنيا إلا يوم قال، زائدة لطول الله ذلك اليوم حتى يبعث رجلا منى او من اهل بيتى يواطئ اسمه اسمى واسم أبيه باسم أبى زاد فى حديث فطر يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا "وقال فى حديث سفيان "لا تذهب او لا تنقضى الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتى يواطئ اسمه اسمى قال أبوداؤود لفظ عمرو وأبى بكر بمعنى سفيان(١).

قلت مدار هذه الرواية على عاصم(٢) بن بهدلة المعروف بابن أبى النجود احد القراء السبعة اخرج له البخارى ومسلم رحمهما الله تعالى مقرونا والأربعة وثقه أحمد والعجلى ويعقوب بن سفيان وأبوزرعة واما زر فهو ابن حُبيش الأسدى الكوفى اخرج له الستة وأما عبد الله ابن مسعود رضى الله عنه الصحابى الفقيه المعروف فعلم مما ذكر ان الحديث صحيح على شرطهما قال أبو عبد الحاكم فى مستدركه مانصه"والحديث المفسر بذلك الطريق و طرق حديث عاصم عن زر عن عبد الله كلها صحيحة (أى كل طرقه صحيحة على ما اصلته فى هذا الكتاب بالاحتجاج باخبار عاصم ابن أبى النجود اذ هو امام من أئمة المسلمين) (٣).

---

(١) سنن أبى داؤد أول كتاب المهدى ج ٢ ص ٥٨٨.

(٢) عاصم بن بهدله راجع تهذيب التهذيب ج ٥ ص ٣٥ وخلاصة التذهيب ص ١٨١ وزر بن حبيش تهذيب التهذيب ج ٣ ص ٢٧٧.

(٣) المستدرك كتاب الفتن والملاحم ج٢ ص ٥٥٧ - وقال صاحب عون المعبود سكت عنه أبو داؤد والمنذرى وابن القيم وله شواهد صحيح من حديث على عند أبى داؤد ورواه الترمذى كما مر وابن ماجة وأحمد من حديث أبى سعيد الخدرى نا الحديث صحيح بشواهده والله اعلم.

الحديث (٦) حدثنا عثمان بن أبى شيبة ثنا الفضل بن دكين حدثنا فطر عن القاسم بن أبى بزة عن أبى الطفيل عن على رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال"لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله رجلا من أهل بيتى يملأها عدلا كما ملئت جورا" الخ(٢).

اقول اما "عثمان" بن أبى شيبة فهو عثمان بن محمد بن أبى شيبة ابراهيم بن عثمان العبسى ابو الحسن الكوفى الحافظ احد الأعلام اخرج له الشيخان وأبوداؤود والنسائى وابن ماجة قال ابن معين ثقة امين(٣) واما"الفضل" بن دكين فهو عمرو بن حماد بن الزهير التيمى مولى آل طلحة أبو نعيم الكوفى الملائى الاحول الحافظ العلم قال أحمد ثقة يقظان عارف بالحديث وقال الفسوى اجمع اصحابنا على ان ابا نعيم كان غاية فى الاتقان اخرج له الستة ، واما"فطر" فهو ابن خليفة القرشى المخزومى ابو بكر الخياط الكوفى اخرج له البخارى والاربعة وثقه احمد وابن معين والعجلى وابن سعد.

---

(٢) سنن ابى داؤد ج٢ ص ٥٨٨.

(٣) عثمان بن ابى شيبة روى عنه الجماعة سوى الترمذى وسوى النسائى فروى فى اليوم والليلة عن زكريا بن يحيى السجزى عنه ومسند على عن ابى بكر المروزى عنه – تهذيب التهذيب ج ٧ ص ١٣٥– الفضل بن دكين ولد سنة ١٣٠هـ ومات سنة ٢١٨ روى عنه البخارى فاكثر . راجع تهذيب التهذيب ج ٨ ص٢٤٣ وخلاصة تذهيب ص ٣٠٨ – فطر بن خليفة القرشى المخزومى مولاهم ابو بكر الخياط الكوفى قال العجلى كوفى ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال النسائى لا بأس به وقال فى موضع آخر ثقة، حافظ كيس مات سنة ١٥٣هـ روى له البخارى مقرونا وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وكان لا يدع احدا يكتب عنه وكان احمد بن حنبل يقول هو خشبى مفرط (اى من الخشبية فرقة من الجهمية) قال الساجى وكان يقدم عليا على عثمان وقال السعدى زائغ غير ثقة وقال الدار قطنى فطر زائغ ولم يحتج به البخارى وقال عدى له أحاديث صالحة عند الكوفيين وهو متماسك وارجوانه لا بأس به تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٢٧٠ وخلاصة تذهيب ص ٣١١.

اما القاسم بن أبى بزة فهو ابو عبدالله المخزومى المكى اخرج له الستة(١) واما أبو الطفيل فهو عامر بن واثلة الكنانى الليثى احد الصحابة وآخرهم وفاتا على الاطلاق واخرج له الستة والحاصل ان الحديث صحيح (٢)على شرط البخارى رحمه الله تعالى.

الحديث (٧) حدثنا احمد بن ابراهيم ثنى عبد الله بن جعفر الرقى ثنا ابو المليح الحسن بن عمر عن زيادبن بيان عن على بن نفيل عن سعيدبن المسيب عن أم سلمة رضى الله تعالى عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول" المهدى من عترتى(٣) من ولد فاطمة" قال عبد الله بن جعفر وسمعت ابا المليح ثنى على بن نفيل ويذكر منه صلاحا(٤).

اقول اما احمد بن(٥) ابراهيم فهو ابو على احمد بن ابراهيم بن خالد الموصلى نزيل بغداد كتب عنه احمد بن حنبل ويحيى بن معين وقال لا بأس به وقال صاحب تاريخ الموصل كان ظاهر الصلاح والفضل وذكره ابن حبان فى الثقات، وقال ابراهيم بن الجنيد عن ابن معين ثقة صدوق اخرج له ابوداؤد وابن ماجة فى تفسيره– واما

---

(١) القاسم بن ابى بزة (بزة بفتح الموحدة وتشديد الزاى) المخزومى مولاهم وجده من فارس اسلم على يد السائب بن صيفى وكان ثقة قليل الحديث وقال ابن حبان لم يسمع التفسير من مجاهد احد غير القاسم وكل من يروى عن مجاهد التفسير فانما اخذه من كتاب القاسم وذكر البخارى فى الاوسط بسنده مات سنة ١١٥هـ تهذيب التهذيب ج٨ ص٢٧٨ وخلاصة تذهيب ص٣١١.

(٢) وفى مشكوة المصابيح ج٣ ص ٤٧٠ من عترتى من أولاد فاطمة.

(٣) عترتى قال الخطابى العترة ولد الرجل من صلبه وقد تكون العترة الاقرباء وبنى العمومة.

(٤) سنن أبى داؤد اول كتاب المهدى ج ٢ ص ٥٨٨.

(٥) أحمد بن ابراهيم بن خالد الموصلى تهذيب التهذيب ج ١ ص ٨.

عبد الله(١) بن جعفر الرقى فهو ابو عبد الرحمن عبد الله بن جعفر بن غيلان الاموى وثقه ابو حاتم اخرج له الستة–واما ابو المليح(٢)الحسن بن عمر فهو ابن يحيى الفزارى ابوا المليح الرقى، قال احمد ثقة ضابط الحديث صدوق اخرج له البخارى تعليقا وابوداؤد والنسائى وابن ماجة قال ابو زرعة ثقة وقال ابو حاتم يكتب حديثه وذكره ابن حبان أى الثقات وقال الدار قطنى ثقة وقال عثمان الدارمى عن ابن معين ثقة– واما زيادبن(٣) بيان فهو الرقى العابد قال البخارى قال عبد الغفار ثنا ابو المليح انه سمع زيادبن بيان وذكر فضله، وقال النسائى ليس به بأس وذكره ابن حبان فى الثقات وقال كان شيخا صالحا– واما على(٤) بن نفيل فهو ابن نفيل بن زراع النهدى ابو محمد الجزرى الحرانى قال عبد الله بن جعفر الرقى سمعت ابا المليح الرقى ثنى على بن نفيل ويذكر منه صلاحا، وقال ابو حاتم لابأس به وذكره ابن حبان فى الثقات وذكره العقيلى فى كتابه وقال لا يتابع على حديثه فى المهدى ولا يعرف إلا به وفى المهدى حديث جياد من غير هذا الوجه واما سعيد بن المسيب فهو امام مشهور، فالحديث صحيح لا ضعف فيه واما قول العقيلى انه لا يتابع على حديثه فى المهدى فلا يضر

---

(١) عبد الله بن جعفر بن غيلان ابو عبد الرحمن القرشى مولاهم قال ابن ابى خيثمة عن ابن معين ثقة وقال النسائى ليس به بأس قبل أن يتغير وقال هلال بن العلاء ذهب بصره سنة (١٦) وتغير سنة (١٨)هـ ومات سنة ٢٢٠هـ وقال ابن حبان فى الثقات لم يكن اختلاطه فاحشا ربما خالف ووثقه العجلى تهذيب التهذيب ج ٥ ص ١٥١.

(٢) ابو المليح الحسن بن عمر الفزارى مولاهم اخرج له النسائى فى اليوم والليلة– تهذيب التهذيب ج٢ ص٢٦٧ وخلاصة التذهيب ص٨٠.

(٣) زياد بن بيان الرقى صدوق عابد من السادسة من رواة ابى داود وابن ماجة تقريب التهذيب ص ٨٣ وخلاصة التذهيب ص١٢٧ وقال البخارى فى اسناده (ابوزيادبن بيان) نظر وقال ابن عدى والبخارى انما أنكر من حديث زياد بن بيان هذا الحديث وهو معروف به والظاهر ان زياد بن بيان وهم فى رفعه – لكن هذا الحديث اسناده جيد لان زيادبن بيان صدوق عابد وعلى بن نفيل لا بأس به فليس للوهم وجود علما بان هناك أحاديث اخرى تشهد له.

(٤) على بن نفيل – خلاصة التذهيب ص ٢٧٨ وتهذيب التهذيب ج ٧ ص ٣٤٢ والتقريب ص ١٨٦.

فى صحة الحديث إذ لا يشترط فى صحته وجود المتابع كما هو معروف – وتبين من قول العقيلى ان الاحاديث الصحيحة موجودة فى المهدى.

الحديث (٨) حدثنا سهل بن تمام بن بزيع نا عمران القطان عن قتادة عن ابى نضرة عن ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "المهدى منى اجلى(١) الجبهة اقنى(٢) الأنف يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا ويملك سبع سنين الخ(٣).

اقول أما سهل(٤) بن تمام بن بزيع فهو الطفاوى السعدى ابو عمرو البصرى قال ابو زرعة لم يكن بكذاب ربما وهم فى الشئ وقال ابو حاتم شيخ وذكره ابن حبان فى الثقات وقال يخطئ اخرج له ابو داؤد – وأما عمران(٥) القطان فهو عمران بن داور العمى ابو العوام البصرى احد العلماء واثنى عليه يحيى بن سعيد القطان ووثقه عفان بن مسلم وقال احمد ارجو ان يكون صالح الحديث قال فى التقريب صدوق يهم ورمى برأى الخوارج وفى تهذيب التهذيب قال عمرو بن على كان ابن نهدى يحدث عنه وكان يحيى لا يحدث عنه وقد ذكره يحيى يوما فأحسن الثناء عليه وقال الآجرى عن ابى داؤد هو من أصحاب الحسن وما سمعت الا خيرا وقال ابن عدى هو ممن يكتب حديثه وذكره ابن حبان فى الثقات وقال الساجى صدوق وثقه عفان وقال العقيلى من طريق ابن معين كان يرى رأى الخوارج ولم يكن داعية وقال الترمذى قال البخارى

---

(١) اجلى الجبهة: الذى انحسر الشعر عن جبهته.

(٢) اقنى الأنف: الذى طول فى أنفه ورقة فى أرنبته مع حدب فى وسطه.

(٣) سنن أبى داؤد اول كتاب المهدى ج٢ ص ٥٨٨ واخرجه الحافظ ابوبكر البيهقى فى البعث والنشور.

(٤) سهل بن تمام بن بزيع الطفاوى: تهذيب التهذيب ج ٤ ص٢١٧.

(٥) عمران القطان بن داود العمى البصرى ابو العوام تهذيب التهذيب ج ٨ ص ١١٥و١١٦و١١٧ وتقريب التهذيب ص ١٩٧ وخلاصة التذهيب ص ٢٩٥.

صدوق يهم وقال ابن شاهين فى الثقات كان من اخص الناس بقتادة وقال العجلى بصرى ثقة وقال الحاكم صدوق الخ.

فهذه اقوال الأئمة فى تعديله وقد جرحه قوم بجرح مبهم فقال الدورى عن ابن معين ليس بالقوى وقال مرة ليس بشئ لم يرو عنه يحيى بن سعيد ، وهذا القول من ابن معين لايضره فان الجرح المبهم لا يترجح على التعديل وعدم رواية يحيى بن سعيد لا يدل على مجروحيته وقد نقل عنه حسن الثناء عليه كما تقدم – وقال ابو داؤد مرة ضعيف أفتى فى أيام ابراهيم بن عبد الله بن حسن بفتوى شديدة فيها سفك الدماء قال وقدم ابو داؤد ابا هلال الراسى عليه تقديما شديدا، وقال النسائى ضعيف الخ وهذا ايضا جرح مبهم لا يتقدم على تعديله وقد نقلنا عن ابى داؤد انه قال ما سمعت عليه الا خيرا، وأما ما قاله ابو المنهال عن يزيد بن زريع كان حروريا كان يرى السيف على اهل القبلة فقد انتقده الحافظ العسقلانى رحمه الله حيث قال قلت فى قوله حروريا نظر ولعله شبه بهم قد ذكر ابو يعلى فى مسنده القصة عن ابى المنهال فى ترجمة قتادة عن انس رضى الله عنه ولفظه قال يزيد كان ابراهيم يعنى ابن عبد الله بن حسن لما خرج يطلب الخلافة استفتاه عن شئ فافتاه بفتيا قتل بها رجال مع ابراهيم الخ وكان ابراهيم ومحمد خرجا على المنصور فى طلب الخلافة لان المنصور كان فى زمن امية بايع محمدا بالخلافة فلما زالت دولة بنى أمية وولى المنصور الخلافة يطلب محمدا ففر فالح فى طلبه فظهر بالمدينة وبايعه قوم وارسل أخاه ابراهيم الى البصرة فملكها وبايعه قوم فقدر انهما قتلا وقتل معهما جماعة كثيرة وليس هؤلاء من الحرورية فى شئ الخ كلام الحافظ رحمه الله تعالى.

وخلاصة الكلام ان المعدلين فى شان عمران اكثر ثناءهم اقوى واما الجارحون فاقل وجرحهم غير معتبه ومن ههنا نرى الحافظ ابن حجر رحمه الله تعالى فى تقريبه لم يذهب إلى جرحه بل اختار تعديله وتوثيقه حيث قال صدوق يهم، وقد صحح الحاكم رواياته – وانما اطلنا الكلام فيه لان الذهبى رحمه الله تعالى لم يسلم تصحيح الحاكم لروايات وقع فيها ذكر عمران القطان واستند بجرح بعض الأئمة فيه حيث قال عمران القطان جرح عليه غير واحد من الأئمة ، مع انه لم يوازن بين جرحه وتعديله

Activate Wind
Go to Settings to

حتى يسير الراجح حسب القواعد الأصولية وقد اخرج له البخارى تعليقا والأربعة والله تعالى أعلم.

وأما قتادة⁽¹⁾ فهو ابن دعامة السدوسى احد الأئمة المعروفين اخرج له الستة.

وأما أبو نضرة ⁽²⁾ فهو المنذربن قطعة العبدى العوقى اخرج له البخارى تعليقا ومسلم والأربعة ، وثقه ابن معين والنسائى وابوزرعة وابن سعد، وحاصل الكلام ان الحديث صحيح لا غبار عليه

الحديث (٩) حدثنا محمد بن المثنى ثنا معاذ بن هشام ثنى أبى عن قتادة عن صالح ابى الخليل عن صاحب له عن أم سلمة رضى الله عنها زوج النبى صلى الله عليه وسلم قال يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من اهل المدينة هاربا إلى مكة فيأتيه ناس من اهل مكة فيخرجونه وهو كاره فيبايعونه بين الركن والمقام ويبعث إليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكة والمدينة فاذا رأى الناس ذلك اتاه ابدال⁽³⁾ الشام وعصائب اهل العراق فيبايعونه ثم ينشؤ رجل من قريش اخواله كلب فيبعث إليهم بعثا فيظهرون عليهم وذلك كلب والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فيقسم المال ويعمل فى الناس بسنة نبيه صلى الله عليه

---

(١) قتادة بن دعامة: تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٣١٥ وتقريب التهذيب ص ٢٠٨ وفى خلاصة التذهيب ص ٣١٥ أحد الأئمة الاعلام حافظ مدلس وقد احتج به أرباب الصحاح.

(٢) ابو نضرة المنذر بن مالك بن قطعة بضم قاف وفتح المهملة العبدى العوقى بفتح المهملة والواو ثم قاف البصرى ثقة من الثالثة مات سنة ثمان أو تسع مأة – تقريب التهذيب ص ٢٥٤ وفى تهذيب الكمال العوقة بطن من عبد القيس حاشية تهذيب التهذيب ج١ ص ٢٦٨– وفى خلاصة التذهيب ص ٣٨٧ قطعه بكسر القاف وسكون المهملة – قال ابن ابى حاتم سئل ابى عن ابى نضرة وعطية فقال ابو نضرة احب الى وقال ابن سعد ثقة كثير الحديث وليس كل احد يحتج بـه واورده العقيلى فى الضعفاء ولم يذكر فيه قدحا لأحد – تهذيب التهذيب ج١٠ ص٢٦٨و ٢٦٩،

(٣) الابدال: قوم من الصالحين لا تخلو الدنيا منهم، اذا مات واحد منهم ابدل الله تعالى مكانه بآخر والواحد بدل : مجمع البحار ج ١ ص ٨١ – وقـال الشيـخ المحقق عبد الفتاح ابو غدة فى تعليقه–

وسلم ويلقى الإسلام بجرانه(١) إلى الأرض فيلبث سبع سنين ثم يتوفى ويصلى عليه المسلمون قال ابو داؤد وقال بعضهم عن هشام تسع سنين وقال بعضهم سبع سنين

الحديث (١٠) ثم قال حدثنا هارون بن عبدالله انا عبد الصمد عن همام عن قتادة بهذا الحديث قال تسع سنين قال غير معاذ عن هشام تسع سنين

الحديث (١١) حدثنا ابن المثنى قال ثنا عمروبن عاصم قال نا ابو العوام نا قتادة عن أبى الخليل عن عبد الله بن الحارث عن أم سلمة رضى الله عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم بهذاالحديث وحديث معاذا تم الخ(٢)

اقول هذا الحديث بالطرق الثلاثة فى غاية من القوة والصحة فان محمد (٣) بن المثنى هو العنزى ابو موسى الزقى البصرى الحافظ اخرج له الستة قال محمد بن

–على "المنار المنيف" ص ١٣٧ وقد شغلت مسألة الابدال فى العصور المتأخرة كثيرا من العلماء فطالوا الكلام فيها وافردها بعضهم بالتاليف كما ترى السخاوى فى المقاصد الحسنة قد اطال فيها ص٨ –١٠ وافردها بجزء سماه"نظام الآل على الأبدال" وكذلك معاصره السيوطى اطال فيها فى"اللآلى المصنوعة ٢/ ٣٣٠-٣٣٢ ثم قال وقد جمعت طرق هذا الحديث كلها فى تأليف مستقل فاغنى عن سوقها هنا وتأليفه هو الخبر الدال على وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال وهو مطبوع فى ضمن كتابه الحاوى للفتاوى، وساق ابن القيم هذا الخبر ص ١٤٤ وصححه بينما هو فى ص١٣٦ قد عد احاديث الأبدال كلها من الأحاديث الباطلة وهذا التعميم خطاء والصواب ان معظمها باطل وليس كلها ولا سيما وقدصحح هو حديث منها (حاشية عقدالدرر ص ١٣٩) .

(١) العصائب جمع عصابة وهم الجماعة من الناس من العشرة الى الأربعين لاواحد لها من لفظها وقيل اريد جماعة من الزهاد سماهم العصائب (النهاية) جران : باطن العنق ومعناه قر قراره واستقام كما ان البعير اذا برك واستراح مد عنقه على الأرض.

(٢) سنن ابى داؤد كتاب المهدى ج ٢ ص٥٨٩.

(٣) محمد بن المثنى بن عبيد بن قيس العنزى بفتح العين والنون خلاصة التذهيب ص ٣٥٧.

يحيى حجة – واما معاذ (١)ابن هشام فهو الدستوائى البصري نزيل اليمن اخرج له الستة، واما ابوه فهو هشام(٢) بن ابى عبد الله بن سنبر الدستوائى ابو بكر البصرى اخرج له الستة، واما قتادة فهو ابن دعامة السدوسى ابو الخطاب البصرى الاكمه احد الأئمة الاعلام أخرج له الستة وأما صالح(٣) ابو الخليل فهو ابن ابى مريم الضبعى ابو الخليل البصرى اخرج له الستة وأما صاحبه فهو عبد الله بن الحارث بن نوفل وقد صرح به فى الرواية احد ى عشر ونص عليه فى كتب اسماء الرجال وهذا عبدالله(٤) بن الحارث من أولاد الصحابة حنكه النبى صلى الله عليه وسلم اخرج له الستة وثقه ابن معين وغيره فالحديث على شرط الشيخين والأربعة فى غاية من الجودة والصحة وهكذا الطريقان اللذان بعده والله اعلم .

الحديث (١٢) قال ابو داؤد وحدثت عن هارون بن المغيرة قال نا عمروبن ابى قيس عن شعيب بن خالد عن ابى اسحاق قال قال على رضى الله عنه ونظر الى ابنه الحسن فقال ان ابنى هذا سيد كما سماه النبى صلى الله عليه وسلم

---

(١) معاذ بن هشام بن سنبر الدستوائى قال ابن معين صدوق ليس بحجة وقال ابن عدى له حديث كثير ربما يغلط وارجو انه صدوق خلاصة التذهيب ص٣٨٠ وفى تقريب التهذيب ص ٢٤٨ صدوق ربما وهم من التاسعة مات سنة مأتين.

(٢) هشام بن ابى عبدالله بن سنبر الدستوائى ابوبكر البصرى كان يبيع الثياب التى تجلب من دستواء فنسب إليها قال على بن الجعد سمعت شعبة يقول كان هشام احفظ منى واعلم عن قتادة وقال البزار الدستوائى احفظ من ابى هلال – تهذيب التهذيب ج١١ ص ٤٠-٤١.

(٣) صالح ابو الخليل ابن ابى مريم الضبعىُ مولاهم وثقه ابن معين والنسائى، تقريب التهذيب ص ١١٢وخلاصة التذهيب ص ١٧١.

(٤) عبد الله بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن هاشم الهاشمى ابو محمد المدنى لقبه ببه قال ابن معين وابو زرعة والنسائى ثقة وقال ابن عبد البرفى الاستيعاب اجمعوا على انه ثقة وقال ابن حبان هو من فقهاء اهل المدينة – تهذيب التهذيب ج٥ ص ١٥٧ – ١٥٨.

وسيخرج من صلبه رجل يسمى باسم نبيكم صلى الله عليه وسلم يشبهه(١) فى الخلق ولا يشبهه فى الخلق ثم ذكر قصة يملأ الأرض عدلا الخ (٢)

اقول اما هارون(٣) بن المغيرة فهو البجلى ابو حمزة الرازى قال جرير لا اعلم لهذه البلدة اصح حديثا منه وقال النسائى كتب عنه يحيى بن معين وقال صدوق وقال الآجرى عن ابى داود ليس به بأس هو فى الشيعة وذكره ابن حبان فى الثقات وقال ربما اخطأ وقال عبد الله بن احمد بن حنبل عن يحيى بن معين شيخ صدوق ثقة وقال السليمانى فيه نظر اخرج له ابو داود والترمذى، وأما عمروبن(٤) ابى قيس فهو الرازى الازرق الكوفى نزل الرى قال عبد الصمد بن عبد العزيز المعرى دخل الرازيون على الثورى فسألوه الحديث فقال اليس عندكم الازرق يعنى عمرو بن ابى قيس وقال الآجرى عن ابى داود فى حديثه خطاء وقال فى موضع لا بأس به وذكره ابن حبان فى الثقات وقال ابن شاهين فى الثقات قال عثمان بن ابى شيبة لا بأس به كان يهم فى الحديث قليلا وقال ابو بكر البزار فى السنن مستقيم الحديث اخرج له البخارى تعليقا والأربعة – وأما شعيب بن خالد (٥) فهو البجلى الرازى كان قاضيا المجوس والدهاقين وعنبسة بن سعيد قاضى المسلمين وقال ابن عيينة حفظ من الزهرى ومالك شابا وقال النسائى ليس به بأس وذكره ابن حبان فى الثقات وقال الدورى عن ابن معين ليس به بأس وقال العجلى رازى ثقة اخرج له ابو داود – وأما

---

(١) اى يشبه فى السيرة ولا يشبه فى الصورة.

(٢) سنن ابى داود كتاب المهدى ج ٢ ص ٥٨٩ – قال المنذرى هذا حديث منقطع لان ابا اسحاق السبيعى فى سنده رأى عليا رؤية – مختصر سنن ابى داود ٦/١٦٢ تعليق عقد الدرر ٨٢.

(٣) هارون بن المغيرة بن حكيم البجلى الرازى ، تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٢،

(٤) عمرو بن ابى قيس الرازى الأزرق، تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٨٢.

(٥) شعيب بن خالد البجلى الرازى، تهذيب التهذيب ج ٤ ص ٣٠٨.

Activate Windo
Go to Settings to a

ابو اسحاق فالظاهر انه السبيعى(١) المعروف بالعدالة والعلم احد الأئمة الاعلام اخرج له الستة وان لم يكن هو فاما ان يكون الشيبانى او المدنى وكلاهما من الثقات المعتبرين اخرج لهما الستة واما غير هؤلاء فليسوا من هذه الطبقة ولم يخرج ابو داود حديثهم والله اعلم والحاصل ان الحديث صحيح جيد اسناده ان ثبت لقاء ابى داود بهارون والا فالحديث معلق يصح الاحتجاج به على رأى من يرى الارسال حجة.

وقال الإمام الحافظ الحجة ابو عبد الله الحاكم فى مستدركه رحمه الله تعالى ،

الحديث (١٣) ذكر رحمه الله تعالى باسناده الى ام سلمة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يبايع لرجل من امتى بين الركن والمقام كعدة اهل بدر فياتيه عصب العراق وابدال الشام فياتيهم جيش من الشام حتى اذا كانوا بالبيداء خسف بهم ثم يسير اليه رجل من قريش اخواله كلب فيهزمهم الله قال وكان يقال ان الخائب يومئذ من خاب من غنيمة كلب"(٢)

الحديث(١٤) وباسناده عن ابى هريرة رضى الله تعالىعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال"المحروم من حرم غنيمة كلب ولو عقالا والذى نفسى بيده لتباعن نساءهم على درج دمشق حتى ترد المرأة من كسر يوجد لساقها" قال أبو

---

(١) هو السبيعى كماجزم به المنذرى فى مختصر سنن ابى داود ابو اسحاق السبيعى الكوفى هو عمرو بن عبد الله بن عبيد ويقال على ويقال ابن ابى شعيرة روى عن على بن ابى طالب والمغيرة بن شعبة وقد رآهما وقيل لم يسمع منهما " تهذيب التهذيب ج ٨ ص ٥٦.

(٢) المستدرك للحاكم مع التلخيص للذهبى ج ٤ ص ٤٣١ وفى سنده ابو العوام عمران القطان قال الذهبى ضعفه غير واحد وكان خارجيا وقال الهيثمى فى الصحيح طرف منه ورواه الطبرانى فى الكبير والأوسط باختصار وفيه عمران القطان وثقه ابن حبان وضعفه جماعة وبقية رجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد باب ماجاء فى المهدى) وعمران القطان ايضا ثقة إن شاء الله تعالى كما حققه الشيخ فى رواية رقم ٩ مع هذا له مشاهد قوية.

عبد الله هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه[١].

الحديث (١٥) وباسناده إلى عبيد الله بن القبطية قال دخل الحارث بن ابى ربيعة وعبد الله بن صفوان وانا معهما على ام سلمة رضى الله عنهما فسألا ها عن الجيش الذى يخسف به وكان ذلك فى ايام ابن الزبير فقالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول" يعوذ عائذ بالحرم فيبعث اليه بجيش فاذا كانوا ببيداء من الأرض خسف بهم" فقلت يا رسول كيف بمن يخرج كارها قال يخسف بهم معهم ولكنه يبعث على نيته يوم القيامة" ثم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوذ عائذ بالبيت"

قال أبو عبد الله رحمه تعالى صحيح على شرطهما ووافقه الذهبى رحمه الله تعالى[٢].

الحديث (١٦) وباسناده عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال "لاتذهب الايام والليالى حتى يملك رجل من اهل بيتى يواطئ اسمه اسمى واسم أبيه اسم أبى فيملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا"

قال ابو عبد الله صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبى رحمه الله تعالى[٣].

الحديث (١٧) وباسناده عن سعيد بن سمعان قال سمعت ابا هريرة يحدث ابا قتادة رضى اله عنهما ان النبى صلى الله عليه وسلم قال" يبايع رجل بين الركن

---

[١] المستدرك مع التلخيص ج ٤ ص ٤٣١ - ٤٣٢ وقال الذهبى فى تلخيصه صحيح.

[٢] المستدرك مع التلخيص ج ٤ ص ٤٢٩.

[٣] المستدرك مع التلخيص ج٤ ص ٤٤٢ قال الامام الحاكم واته اولى من هذا الحديث (الذى مر ذكره) ذكره فى هذا الموضع حديث سفيان الثورى وشعبة وزائدة وغيرهم من أئمة المسلمين عن عاصم بن بهدلة عن زر بن حبيش عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال لاتذهب الايام والليالى الخ وقال الذهبى عقبه صحيح.

والمقام ولن يستحل هذا البيت الا اهله فاذا استحلوه فلا تسأل عن هلكة العرب ثم تجئ الحبشة فتخرب خرابا لا يعمر بعده ابدا وهم الذين يستخرجون كنزه".

قال ابو عبيد الله هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبى رحمه الله تعالى[١].

الحديث (١٨) وباسناده عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهما قال يوشك اهل العراق لا يجئ اليهم درهم ولا قفيز[٢] قالوا لم ذلك يا ابا عبد الله قال من قبل العجم يمنعون ذلك ثم سكت هنيئة ثم قال يوشك اهل الشام لا يجئ اليهم دينار ولا مدى قالوا لم ذلك قال من قبل الروم يمنعون ذلك ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون فى امتى خليفة يحثى المال حثيا لا يعده عدا ثم قال والذى نفسى بيده ليعودن الأمر كما بدأ ليعودن كل ايمان الى المدينة كما بدأ بها حتى يكون كل ايمان بالمدينة ثم قال قال رسول اله صلى الله عليه وسلم لا يخرج رجل من المدينة رغبة عنها الا ابد لها خيرا منه وليسمعن ناس برخص اسعار وريف[٣] فيتبعونه والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون"

قال ابو عبد الله هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه بهذه السياقة

---

[١] ج ٤ ص ٤٥٢-٤٥٣وفى سنده ابن ابى ذئب عن سعيد بن سمعان وقال الذهبى بعد الموافقة ما خرج ابن سمعان شيئا وروى عنه ابن أبى ذئب، وقد تكلم فيه، وسعيد بن سمعان قال فيه النسائى ثقة وذكره ابن حبان فى الثقات وقال البرقانى عن الدارقطنى ثقة وقال الحاكم تابعى معروف وقال الازدى ضعيف اخرج له البخارى فى جزء القرأة عن خلف الإمام وابو داود والترمذى والنسائى تهذيب التهذيب ج٤ ص ٤٠ وقال الحافظ فى التقريب ص ٢٣٨ مطبوعه ببيروت ١٤٠٨هـ ثقة لم يصب الازدى فى تضعيفه من الثالثة وذكره الحافظ فى فتح البارى ج٣ص٤٦١ مستشهدا به.

[٢] القفيز مكيال معروف لاهل العراق وهو خمس كيلجات (شرح صحيح مسلم للنووى ج ٢ ص ٣٨٨).

[٣] الريف كل أرض فيها زرع ونخل.

ووافقهم الذهبى رحمه الله تعالى (١) .

الحديث (١٩) وباسناده عن ثوبان رضى الله عنه يقتتل عند كنز كم ثلاثة كلهم ابن خليفة ثم لا يصير الى واحد منهم ثم تطلع الرايات السود من قبل المشرق فيقاتلونكم قتالا لم يقاتله قوم ثم ذكر شيئا فقال اذا رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فانه خليفة الله المهدى"

قال ابو عبد الله هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبى رحمه الله تعالى(٢).

الحديث(٢٠) وباسناده عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج رجل يقال له السفيانى فى عمق دمشق وعامة من يتبعه من كلب فيقتل حتى يبقر بطون النساء ويقتل الصبيان فتجتمع لهم قيس فيقتلها حتى لا يمنع ذنب(٣) تلعة ويخرج رجل من اهل بيتى فى الحرة فيبلغ السفيانى فيبعث اليه جندا من جنده يهزمهم فيسير اليه السفيانى بمن معه حتى اذا صار ببيداء من الأرض خسف بهم فلا ينجو منهم الا المخبر عنهم"

قال ابو عبد الله هذا حديث صحيح الاسناد على شرط الشيخين ولم يخرجاه ووافقه الذهبى رحمهما الله تعالى (٤).

الحديث(٢١) وباسناده عن ابى الطفيل عن محمد بن الحنفية قال كنا عند على رضى الله عنه فسأله رجل عن المهدى فقال على رضى الله عنه هيهات ثم عقد بيده سبعا فقال ذاك يخرج فى آخر الزمان اذا قال الرجل الله الله قتل فيجمع

---

(١) ج٤ ص٤٥٦ وسكت عنه الذهبى.

(٢) ج٤ص٤٦٣-٤٦٤

(٣) ذنب تلعة- يريد كثرته وانه لا يخلوا منه موضع - والتلاع هى مسائل الماء من علو الى سفل جمع تَلعة(مجمع البحار ج١ص١٤٤.

(٤) ج٤ ص٥٢٠.

الله تعالى له قوما (١) قزع كقزع السحاب يولف الله قلوبهم لا يستوحشون الى احد ولا يفرحون باحد يدخل فيهم على عدة اصحاب بدر لم يسبقهم الأولون ولا يدركهم الآخرون وعلى عدد اصحاب طالوت الذين جاوزوا معه النهر" قال ابن الحنفية اتريده قلت نعم قال انه يخرج من بين هذين الخشبتين قلت لا جرم والله لاريمهما(٢) حتى اموت فمات بها يعنى بمكة حرسها الله تعالى".

قال أبو عبد الله الحاكم هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبى رحمه الله تعالى(٣).

الحديث(٢٢) وباسناده عن ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه مرفوعا" لاتقوم الساعة حتى تملأ الأرض ظلماوجورا وعدوانا ثم يخرج من اهل بيتى من يملأها قسطاوعدلا".

قال أبوعبدالله رحمه الله تعالى صحيح على شرطهما ووافقه الذهبى رحمه الله تعالى(٤).

الحديث(٢٣) وباسناده عن أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه مرفوعا" المهدى منا اهل البيت اشم(٥) الأنف اقنى اجلى يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما يعيش هكذا وبسط يساره واصبعين من يمينه المسبحة والابهام وعقد ثلاثة"

---

(١)القزع: قطع السحاب المتفرقة(مجمع البحار ج٣ص١٤٢)

(٢) لاريمهما اى لافارقهما

(٣) المستدرك مع التلخيص ج٤ص٥٥٤.

(٤)ايضا ج٤ص٥٥٧، واخرجه الامام احمد فى مسند ابى سعيد الخدرى بسند صحيح رجاله ثقات.

(٥) اشم الأنف" ارتفاع قصبة الأنف واستواء اعلاها واشراف الارنبة قليلا(مجمع البحار ج٢ص٢١٣)

قال أبو عبد الله الحاكم صحيح على شرط مسلم وقال الذهبى رحمه الله تعالىوفيه عمران(القطان) ضعيف ولم يخرج له مسلم(١) قلت قد تقدم ان القول الراجح فيه انه ليس بضعيف وما دحوه اكثر وجارحوه قليلون مع كون جرحهم غير مسلم، ومبهما ولخرج له البخارى تعليقا والله اعلم.

الحديث(٢٤) وعنده عن ابى المليح الرقى ثنا زيادبن بيان عن على بن نفيل عن سعيد بن المسيب عن أم سلمة رضى الله عنهما قالت ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدى فقال "وهو من ولد فاطمة".

سكت عليه أبو عبد الله الحاكم رحمه الله تعالى مع تخريجه فى المستدرك وكذلك سكت عليه الذهبى رحمه الله تعالى مع تخريجه فى تلخيص المستدرك- وقد مر منا بيان رجال السند تفصيلا فى روايات ابى داؤد رحمه الله تعالى ان الرواية صحيحة والله اعلم (٢).

الحديث(٢٥) وباسناده عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه مرفوعا"يخرج فى آخر امتى المهدى يسقيه الله الغيث ويخرج الأرض نباتها ويعطى المال صحاحا(٣) وتكثر الماشية وتعظم الأمة يعيش سبعا او ثمانيا يعنى حججا"

وقال ابو عبد الله هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبى رحمه الله تعالى(٤).

الحديث(٢٦) وباسناده عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال" تملأ الأرض جورا وظلما فيخرج رجل من عترتى

---

(١) ايضا ج٤ص٥٥٧.

(٢) ايضاج٤ص٥٥٧.

(٣) ويعطى المال صحاحا اى يعطى اعطاءا صحيحا وسويا

(٤) ايضاج٤ص٥٥٨.

فيملك سبعا أو تسعا فيملا الأرض عدلا وقسطا كما ملئت جورا وظلما"(١).

قال أبو عبد الله هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه و اخرجه الذهبى رحمه الله فى تلخيصه ثم سكت عليه(٢).

قال الإمام الحافظ ابو العباس العلامة نور الدين الهيثمى رحمه الله تعالى فى مجمع الزوائد(٣).

الحديث(٢٧) عن ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى لله عليه وسلم"ابشركم بالمهدى يبعث فى أمتى على اختلاف من الناس وزلزال فيملا الأرض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض يقسم المال صحاحا: قال له رجل ما صحاحا؟ قال بالسوية بين الناس ويملا الله قلوب امة محمد صلى الله عليه وسلم غنى ويسعهم عدله حتى يأمر مناديا فينادى، فيقول: من له فى المال حاجة؟ فما يقوم من الناس الا رجل واحد فيقول انا فيقول له: ائت السادن - يعنى الخازن فقل له ان المهدى يامرك ان تعطينى مالا فيقول له احث فيحتثى حتى اذا جعله فى حجره وابرزه ندم فيقول: كنت اجشع امة محمد صلى الله عليه وسلم نفسا او عجز عنى ما وسعهم ؟ قال فيرده فلا يقبل منه فيقال له انا لا ناخذ شيئا اعطيناه فيكون كذلك سبع سنين او ثمان سنين او تسع سنين ثم لا خير فى العيش بعده أو قال ثم لا خير فى الحياة بعده.

---

(١) ايضاج٤ص٥٥٨.

(٢) وسكت عنه الذهبى مكتفيا بكلامه على الحديث الذى اخرجه الحاكم من طريق آخر قبل هذا الموضع بصفحة فى ج٤ص٥٥٧ ونقله الشيخ ايضا تحت رقم ٢٢ والله اعلم.

(٣) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدين على بن ابى بكر بن سليمان ابو الحسن الهيثمى المصرى القاهرى ولد سنة ٧٣٥هـ وتوفى سنة ٨٠٧هـ له كتب وتخاريج فى الحديث منها مجمع الزوائد ومنبع الفوائد طبع فى عشرة اجزاء قال الكتانى وهو من انفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب ولاصنف نظيره فى هذا الباب وللسيوطى بغية الرائد فى الذيل على معجم الزوائد، وترتيب الثقات لابن حبان، (مخطوطة) وتقريب البغية فى ترتيب احاديث الحلية(مخطوطه)-

قلت رواه الترمذى وغيره باختصار كثير ورواه احمد باسانيده وابو يعلى باختصار كثير ورجالهما ثقات(١).

الحديث(٢٨) وعن ام سلمة رضى الله تعالى عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من بنى هاشم فيأتى مكة فيستخرجه الناس من بيته وهو كاره فيبايعوه بين الركن والمقام فيتجهز اليه جيش من الشام حتى اذا كانوا بالبيداء خسف بهم فياتيه عصائب العراق وابدال الشام وينشئ رجل بالشام واخواله من كلب فيجهز اليه جيش فيهزمهم الله فتكون الدائرة عليهم فذلك يوم كلب الخائب من خاب من غنيمة كلب فيفتح الكنوز ويقسم الاموال ويلقى الإسلام بجرانه الى الأرض فيعيشون بذلك سبع سنين او قال تسع" رواه الطبرانى فى الأوسط ورجاله رجال الصحيح(٢).

الحديث(٢٩) وعن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال "ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدى قال ان قصر فسبع وإلا ثمان و فتسع وليملان الأرض قسطا كم ملئت ظلما وجورا" رواه البزار ورجاله ثقات وفى بعضهم بعض

- ومجمع البحرين فى زوائد المعجمين والمقصد العلى فى زوائد أبى يعلى الموصلى (مخطوطة) وزوائد ابن ماجة على الكتب الخمسة(مخطوطه) وموارد الظمأن ابى زوائد ابن حبان وغاية المقصد فى زوائد احمد، والبحر الزخار فى زوائد مسند البزار، والبدر المنير فى زوائد المعجم الكبير، وبغية الباحث عن زوائد "مسند الحارث، الاعلام للزركلى ج٤ ص ٢٦٦ والرسالة المستطرفة للكتانى ص ١٤٠-١٤١.

(١) مجمع الزوائد ج٧ص٣١٣.

(٢)ايضا ج ٧ ص ٣١٥ ومكان ابن القيم فى المنار المنيف ص١٤٤ وقال رواه الإمام احمد باللفظين و رواه ابو داود من وجه آخر عن قتادة عن ابى الخليل عن عبد الله بن الحارث عن ام سلمة نحوه(وقد مر تحت رقم ١١) و رواه ابو يعلى الموصلى فى مسنده من حديث قتادة عن صالح ابى الخليل عن صاحب له وربما قال صالح عن مجاهد عن ام سلمة والحديث حسن ومثله مما يجوز ان يقال فيه صحيح.

ضعف الخ(١).

الحديث(٣٠) وعن جابر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "يكون فى أمتى خليفة يحثى المال فى الناس حثيا لا يعده عدا ثم قال والذى نفسى بيده ليعودن" رواه البزار ورجاله رجال الصحيح(٢).

الحديث(٣١) وعن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه قال "يكون فى أمتى المهدى ان قصر فسبع وإلا ثمان وإلا فتسع تنعم امتى فيها نعمة لم ينعموا مثلها يرسل السماء عليهم مدرارا ولا يدخر الأرض شيئا من النبات والمال كدوس يقوم الرجل يقول يا مهدى اعطنى فيقول خذه" رواه الطبرانى فى الأوسط ورجاله ثقات(٣).

قال الامام الحافظ الحجة ابو بكر بن ابى شيبة رحمه الله تعالى(٤)

الحديث (٣٢) حدثنا الفضل(٥) بن دكين

---

(١) ايضا ج ٧ ص ٣١٧.

(٢) ايضاج ٧ ص ٣١٧.

(٣)ايضا ج ٧ ص ٣١٧

(٤) الامام ابوبكر عبد الله بن محمد بن أبى شيبة العبسى مولاهم الكوفى ولد سنة ١٥٩ وتوفى سنة ٢٣٥هـ حافظ للحديث له فيه كتب منها المسند والمصنف جمع فيه الاحاديث على طريقة المحدثين بالاسانيد وفتاوى التابعين واقوال الصحابة مرتبا على الكتب والابواب على ترتيب الفقه وهو اكبر من مصنف عبد الرزاق بن همام رقبة(الاعلام للزركلى ج٤ص١١٧و١١٨ والمستطرفة للكتانى ص ٣٦).

(٥) الفضل بن دكين وهو لقب واسمه عمروبن حمادبن زهير بن درهم التيمى مولى آل طلحة ابو نعيم الملائى الكوفى الاحول روى عنه البخارى فاكثر قال احمد ابو نعيم صدوق ثقة موضع للحجة فى الحديث وقال ابن سعد وكان ثقة مامونا كثير الحديث حجة الخ (تهذيب التهذيب ج٨ ص٢٤٣-٢٤٨).

وابو داؤد(١) عن ياسين(٢)العجلى عن ابراهيم (٣)ابن محمد بن الحنفية عن أبيه على رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "المهدى منا اهل البيت يصلحه الله تعالى فى ليلة"(٤).

الحديث(٣٣) حدثنا وكيع (٥) عن ياسين عن ابراهيم بن محمد عن أبيه عن على رضى الله عنه مثله ولم يرفعه"(٦).

اقول ان الفضل بن دكين وابا داؤد اعنى الحضرى الكوفى ووكيعا من الأئمة المعروفين اخرج لهم الستة الا ابا داؤد الحضرى فلم يخرج الا مسلم رحمه الله تعالى والأربعة، واما ياسين فهو ابن شيبان ويقال ابن سنان الكوفى قال الدورى عن ابن

---

(١) عمر بن سعد بن عبيد ابو داؤد ا لحضرى الكوفى وحضر موضع بالكوفة قال ابن معين ثقة، وقال ابو حاتم صدوق كان رجلا صالحا وقال الأجرى عن ابى داؤد كان جليلا جدا وقال ابن سعد كان ناسكا زاهدا له فضل وتواضع الخ تهذيب التهذيب ج٧ص٣٩٧-٣٩٨.

(٢)ياسين بن شيبان ويقال ابن سنان العجلى الكوفى - تهذيب التهذيب ج١١ ص١٥٢ وقال الحافظ ايضا فى التقريب الياسين بن شيبان وابن سنان العجلى الكوفى لابأس به من السابعة ووهم من زعم انه ابن معاذ الزيات-ص٢٧٣،

(٣) ابراهيم بن محمد ابن الحنفية قال محمد بن اسحاق العجلى ثقة الخ تهذيب التهذيب ج١ ص١٣٦.

(٤) مصنف ابن ابى شيبة ج١٥ ص١٩٧ طبع الدار السلفية بمبئى الهند. تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٠٩-١١٤. أى يتوب عليه ويوفقه ويلهمه ويرشده بعد ان لم يكن كذلك (الفتن والملاحم ابن كثير ج ١ ص ٣١) وهذا الحديث اخرجه الحفاظ فى كتبهم منهم الحافظ ابو عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجة فى سننه فى كتاب الفتن والحافظ ابو بكر البيهقى والامام احمد بن حنبل فى مسند على بن ابى طالب وقال الشيخ احمد شاكر اسناده صحيح .

(٥) وكيع بن الجراح بن مليح الرؤاسى ابو سفيان الكوفى الحافظ قال الامام احمد بن حنبل ما رأيت ادعى للعلم من وكيع ولا احفظ منه وقال نوح بن حبيب القومسى رأيت الثورى ومعمرا ومالكا فما رأت عيناى مثل وكيع الخ تهذيب التهذيب ج ١١ ص ١٠٩ -١١٤.

(٦) مصنف ابن ابى شيبة ج١٥ص ١٩٧، طبع الدار السلفية، بمبئى.

معين ليس به بأس، وقال اسحاق بن منصور عن ابن معين صالح وقال ابوزرعة لابأس به، وقال البخارى فيه نظر ولا اعلم حديثا غير هذا، وقال يحيى بن يمان رأيت سفيان الثورى يسأل ياسين عن هذا الحديث قال ابن عدى وهو معروف به، و وقع فى سنن ابن ماجة عن ياسين غير منسوب فظنه بعض الحفاظ المتأخرين ياسين بن معاذ الزيات فضعف الحديث به فلم يصنع شيئا الخ من تهذيب التهذيب، وأما ابراهيم بن محمد بن الحنفية فذكره ابن حبان رحمه الله تعالى فى الثقات وقال العجلى ثقة، اخرج له الترمذى وابن ماجة والنسائى فى مسند على رضى الله عنه الخ ، والحاصل ان الرواية رجالها ثقات- وتبين من كلام الحافظ ابن حجر العسقلانى رحمه الله تعالى ان تضعيف من ضعف الحديث انما كان ناشئا بظنه الفاسد ولاجل هذا صرح فى التقريب ايضا، نعم لو كان المراد ياسين الزيات لكانت الرواية ضعيفة وقد نص ابن ابى شيبة على انه العجلى فالحديث لا غبار عليه - والله اعلم.

الحديث(٣٤) حدثنا الفضل بن دكين ثنا فطر عن زر عن عبد الله رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "لاتذهب الدنيا حتى يبعث الله رجلا من اهل بيتى يواطئ اسمه اسمى واسم أبيه اسم أبى الخ(١).

اقول رجال هذا السند كلهم رجال الصحاح الستة غير فطر فانه لم يروعنه مسلم رحمه الله تعالى واما البخارى والأربعة فقد اخرجوا له وثقه احمد وابن معين والعجلى وابن سعد ومن الناس من يستضعفه (٢) .

---

(١) مصنف ابن ابى شيبة ج١٥ ص١٩٨.

(٢) فطر بن خليفة القرشى المخزومى مولاهم ابو بكر الخياط الكوفى قال الامام احمد بن حنبل ثقة صالح الحديث وقال احمد كان عند يحيى بن سعيد ثقة قال ابن ابى خيثمة عن ابن معين ثقة وقال العجلى كوفى ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال ابو حاتم صالح الحديث وقال ابو داؤد عن احمد بن يونس كنا نمر على فطر وهو مطروح لا نكتب عنه وقال النسائى لا بأس به وقال-

الحديث (٣٥) حدثنا الفضل بن دكين ثنا فطر عن القاسم بن ابى بزة عن ابى الطفيل عن على رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدهر الا يوم لبعث الله رجلا من اهل بيتى يملؤها عدلا كما ملئت جورا (١).

اقول رجال هذا السند كلهم رجال الصحاح الستة غير فطر فانه من رواة البخارى والأربعة خلا مسلم كما مر.

الحديث(٣٦) حدثنا عبد الله بن نمير ثنا موسى الجهنى ثنى عمر بن قيس الماصر ثنى مجاهد ثنى فلانٌ رجل من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم "ان المهدى لايخرج حتى يقتل النفس الزكية فلاذا قتلت النفس الزكية غضب عليهم من فى السماء ومن فى الأرض فاتى الناس المهدى فزفوه كما تزف العروس إلى زوجها ليلة عرسها وهو يملأ الأرض قسطا وعدلا ويخرج الأرض نباتها وتمطر السماء مطرها وتنعم امتى فى ولايته نعمة لم تنعمها قط"(٢).

اقول اما عبد الله(٣) بن نمير فهو الهمدانى الخار نى الكوفى اخرج له الستة، وأما موسى (٤) الجهنى فهو موسى بن عبد الله او ابن عبد الرحمن الجهنى الكوفى وثقه

=على موضع آخر ثقة حافظ كيس وقال ابن سعد كان ثقة انشاء الله ومن الناس من يستضعفه وقال الساجى صدوق . و قال الساجى أيضا وكان يقدم عليا على عثمان وكان احمد بن حنبل يقول هو خشبى (اى من الخشبية فرقة من الجهمية) وقال الدار قطنى فطر زائغ ولم يحتج به البخارى الخ تهذيب التهذيب ج٨ ص ٢٧٠ - ٢٧١.

(١) مصنف ابن ابى شيبة ج١٥ ص ١٩٨.

(٢) مصنف ابن ابى شيبة ج ١٥ص ١٩٩ هو من كلام الصاحبى ولكن له حكم المرفوع لانه لا يعلم من قبل الرأى.

(٣) عبد الله بن نمير الهمدانى الخارفى ابو هشام الكوفى ثقة صاحب حديث من اهل السنة من كبار التاسعة الخ (تقريب ص ١٤٤ وخلاصة التذهيب ص ٢١٧ وقال العجلى ثقة صالح الحديث صاحب سنة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهذيب التهذيب ج٤ ص٥٢-٥٣.

(٤)موسى الجهنى فهو موسى بن عبد الله ويقال ابن عبد الرحمن الجهنى ابو سلمة الكوفى ثقة عابد، لم يصح ان القطان طعن فيه (التقريب ص٢٥٧) ووثقه القطان وقال العجلى ثقة فى عداد=

احمد وابن معين والنسائى وقال ابو حاتم لا بأس به ثقة صالح ، اخرج له مسلم والترمذى والنسائى وابن ماجة، وأما عمر(١) بن قيس الماصر فهو الكوفى وثقه ابن معين وابو حاتم وابوداؤد رحمهم الله تعالى اخرج له ابو داؤد والبخارى فى الادب المفرد ذكره ابن حبان فى الثقات وذكره ابن شاهين فى الثقات قال قال احمد بن صالح يعنى المصرى عمر بن قيس ثقة، وأما مجاهد (٢) فهو امام مشهور اخرج له الأئمة الستة وغيرهم فالحاصل ان الرواية صحيح ورجالها كلهم موثقون والله اعلم.

الحديث(٣٧) حدثنا يزيد بن هارون نا ابن ابى ذئب عن سعيد بن سمعان قال سمعت ابا هريرة يخبرابا قتادة رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال" يبايع للرجل بين الركن والمقام ولن يستحل البيت الا اهله فلاذا استحلوه فلا تسأل عن هلكة العرب ثم تاتى الحبشة فيخربون خرابا لا يعمر بعده ابدا وهم الذين يستخرجون كنزه" (٣).

اقول أما يزيد بنِ (٤) هارون فهو السلمى ابو خالد الواسطى اَحد الاعلام الحفاظ المشاهير روى عنه الستة قال احمد كان حافظا متقنا وقال ابو حاتم امام لا يسئل

=الشيوخ وقال ابوزرعة صالح وذكره ابن حبان فى الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قليل الحديث (تهذيب التهذيب ج١٠ص٣١٦).

(١)عمر بن قيس الماصر بن ابى مسلم الكوفى ابو الصباح مولى ثقيف قال ابن معين وابو حاتم ثقة وقال الآجرى سئل ابو داؤد عن عمر بن قيس فقال من الثقات وابوه اشهر واوثق وذكره ابن حبان فى الثقات وذكره ابن شاهين فى الثقات (تهذيب التهذيب ج٧ ص ٤٣٠ - ٤٣١).

(٢) اما مجاهد، فهو مجاهد بن جبر امام مشهور من كبار التابعين قال الذهبى اجمعت الامة على امامة مجاهد والاحتجاج به(تهذيب التهذيب ج١٠ص ٣٨ - ٤٠).

(٣) مصنف ابن ابى شيبة ج ١٥ ص ٥٣.

(٤) يزيدبن هارون بن وادى ويقال زاذان بن ثابت السلمى مولاهم ابو خالد الواسطى احد الاعلام الحفاظ المشاهير قيل اصله من بخارى قال احمد كان حافظا للحديث وقال ابن المدينى ما رأيت احفظ منه وقال ابن معين ثقة وقال العجلى ثقة ثبت وقال ابوحاتم ثقة امام صدوق لا يسأل عن مثله(تهذيب التهذيب ج١١ ص٣٢١ - ٣٢٣) .

عن مثله، وأما ابن ابى ذئب[١] فهومحمد بن عبد الرحمن بن المغيرة ابن الحارث بن ابى ذئب القرشى العامرى من ائمة المدنى أحد الاعلام اخرج له الستة قال أحمد يشبه بابن المسيب وهو أصلح وارع واقوم بالحق من مالك، وأما سعيد بن سمعان [٢] فهو الانصارى الزرقى اخرج له ابوداؤد والترمذى والنسائى والبخارى فى جزء القرأة قال النسائى ثقة وذكره ابن حبان فى الثقات وقال البرقانى عن الدار قطنى ثقة وقال الحاكم تابعى معروف وقال الازدى ضعيف الخ.

وهذا ما وجدناه بخط الشيخ المدنى قدس سره وقد اطلعت على طائفة من الأحاديث الصحيحة الواردة فى ذكر المهدى فاوردتها تتمة وتعميما للفائدة واليكم تلك الأحاديث:

---

[١] ابن ابى ذئب فهو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابى ذئب القرشى العامرى وابو الحارث المدنى قال احمد صدوق افضل من مالك الا مالكا اشد تنقية للرجال منه وقال ابن معين ابن ابى ذئب ثقة وكل من روى عنه ابن ابى ذئب ثقة الا ابا جابر البياضى وكل من روى عنه مالك ثقة الا عبدالكريم ابا امية وقال ابن حبان فى الثقات كان من فقهاء اهل المدينة وعبادهم وكان اقول اهل زمانه للحق (تهذيب التهذيب ج٩ ص ٢٧٠- ٢٧٢).

[٢] سعيد بن سمعان الانصارى الزرقى مولاهم المدنى (تهذيب التهذيب ج٤ ص ٤٠ وقال الحافظ فى التقريب سعيد. بن سمعان الانصارى الزرقى مولاهم المدنى ثقة لم يصب الازدى فى تضعيفه من الثالثة.(٢٣٨ طبع فى بيروت ١٤٠٨ هـ).

Activate Windows
Go to Settings to a

الذيل والاستدراك

الحديث (١) : عن أبى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف أنتم إذا نزل ابن مريم فيكم وامامكم منكم[١] رواه الإمام البخارى فى صحيحه فى كتاب الأنبياء باب نزول عيسى ابن مريم عليه السلام ج١ص٤٩٠)

الحديث (٢) : وعن جابر بن عبدالله الانصارى رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لاتزال طائفة من أمتى يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيامة قال فينزل عيسى ابن مريم عليه السلام فيقول اميرهم تعال صلّ لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة الله هذه الامة (أخرجه الإمام مسلم فى صحيحه ج١ ص ٨٧).

الحديث (٣) : وعن الحارث بن ابى اسامة حدثنا اسماعيل بن عبد الكريم حدثنا ابراهيم بن عقيل عن أبيه عن وهب بن منبّه عن جابر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل عيسى ابن مريم عليه السلام فيقول أميرهم المهدى تعال صلّ لنا "الحديث"، ذكره الشيخ ابن القيم فى المنار المنيف ١٤٧ وعزاه للحافظ ابن ابى اسامة فى مسنده وقال وهذا اسناد جيد.

---

[١] "امامكم منكم" معناه يصلى (أى عيسى عليه السلام) معكم بالجماعة والامام من هذه الامة (عمدة القارى ج١٦ص٤٠) وقال ملا على القارى والحاصل ان امامكم واحد منكم دون عيسى عليه السلام(مرقاة شرح المشكوة ج٥ص ٢٢٢) وقال الحافظ ابن حجر قال ابو الحسين الخسعمى الأبرى فى مناقب الشافعى تواترت الاخبار بان المهدى من هذه الامة وان عيسى عليه السلام يصلى خلفه(فتح البارى ج٦ص ٤٩٣).

أقول الحارث بن ابى اسامة هو الامام الحافظ ابو محمد الحارث ابن محمد ابى اسامة التميمى البغدادى صاحب المسند المتوفى ٢٨٢هـ (١) وأما اسماعيل بن عبد الكريم فهو اسماعيل بن عبد الكريم بن معقل بن منبّه أبو هشام الصنعانى صدوق أخرج له ابوداؤد فى سننه وابن ماجة فى تفسيره (٢) واما ابرهيم فهو ابن عقيل بن معقل تصنعانى صدوق أخرج له أبو داؤد (٣) وأما عقيل فهو ابن معقل بن منبّه اليمانى بن اخ وهب بن منبّه صدوق اخرج له أبو داؤد (٤) وأما وهب فهو ابن منبّه بن كامل اليمانى ابو عبد الله الانباوى بفتح الهمزة وسكون الموحدة بعده نون ثقة أخرج له اصحاب الستة سوى ابن ماجه وهو اخرج له أيضا فى تفسيره(٥) فالحاصل اسناد هذا الحديث جيد كما قال الشيخ ابن القيم وقد صرح فيه وصف الامير المذكور بانه المهدى فيكون هذا الحديث مفسرا للمراد بهذا الحديث الذى اورده البخارى ومسلم فتنبه.

الحديث (٤): وعن جابر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال فى خفة من الدين ونكر الدجال ثم قال ثم ينزل عيسى ابن مريم عليه السلام فينادى من السحر فيقول يا أيها الناس ما يمنعكم ان تخرجوا الى الكذب الخبيث فيقولون هذا رجل جنى فينطلقون فاذا هم بعيسى ابن مريم عليه السلام فتقام الصلوة فيقال له تقدم ياروح الله فيقول ليتقدم امامكم فليصل بكم فاذا صلوا صلوة الصبح خرجوا اليه قال فحين يراه الكذاب ينماث كما ينماث الملح فى الماء (رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه .

---

(١) الرسالة المستطرفة ص ٥٦.

(٢) تقريب التهذيب ص ٨.

(٣) أيضا ص ٩٢.

(٤) أيضا ص ٣٩٦.

(٥) أيضا ص ٥٨٥.

وقال الشيخ الذهبى فى تلخيصه هو على شرط مسلم)(١).

"ليتقدم امامكم فليصل بكم" والامام حينئذ هو المهدى كما جاء التصريح فى الحديث رقم ٤٠.

الحديث (٥): وعن أبى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال تنعم امتى فى زمن المهدى نعمة لم ينعموا قط ويرسل السماء عليهم مدرارا ولا تدع الأرض شيئا من نباتها الا اخرجته (اورده الهيثمى فى مجمع الزوائد وقال اخرجه الطبرانى فى الأوسط ورجاله ثقات) (٢).

الحديث (٦): عن ابى امامة الباهلى رضى الله عنه مرفوعا "فقالت أم شريك بنت ابى العكر يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاين العرب يومئذ؟ قال هم يومئذ قليل وجلّهم ببيت المقدس وامامهم رجل صالح قد تقدم يصلى بهم الصبح اذ نزل عليهم ابن مريم الصبح فرجع ذلك الامام ينكص يمشى القهقرى ليتقدم عيسى بن مريم يصلى بالناس فيضع عيسى يده بين كتفيه ثم يقول له تقدم فصل فانها لك اقيمت فيصلى بهم امامهم" الحديث".

رواه الحافظ ابن ماجه القزوينى وذكره المحدث الكشميرى فى كتابه التصريح ص١٤٢ وعزاه الى ابن ماجه(٣) وقال اسناده قوى "واما فى الحديث "وامامهم رجل صالح" فالمراد به المهدى كما جاء التصريح به فى الحديث الذى مرسابقا تحت رقم١١.

الحديث (٧) وعن عثمان بن أبى العاص رضى الله مرفوعا " وينزل عيسى عليه السلام عند صلوة الفجر فيقول له اميرهم يا روح الله تقدم صلّ فيقول هذه الامة امراء بعضهم على بعض فيتقدم أميرهم فيصلى "الحديث"

---

(١) المستدرك ج٤ ص ٥٣٠.

(٢) مجمع الزوائدج٧ص ٣١٧.

(٣) سنن ابن ماجه فى حديث طويل ص٣٠٧، ٣٠٨.

رواه الحاكم فى المستدرك وصححه واورده الشيخ الهيثمى فى مجمع الزوائد عن احمد والطبرانى ثم قال وفيه على بن زيد وفيه ضعف وقد وثق وبقية رجالها رجال الصحيح(١).

الحديث (٨) **وعن على ابن أبى طالب رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تكون فى آخر الزمان فتنة يحصل الناس فيها كما يحصل الذهب فى المعدن فلا تسبّوا اهل الشام ولكن سبّوا اشرارهم فان فيهم الابدال يوشك ان يرسل على اهل الشام سيب من السماء فيفرق جماعتهم حتى لو قاتلتهم الثعالب غلبتهم فعند ذلك يخرج خارج من اهل بيتى فى ثلث رايات المكثر يقول لهم خمسة عشر الفا والمقلل يقول اثنا عشر اماراتهم امت امت يلقون سبع رايات تحت كل راية رجل يطلب الملك فيقتلهم الله جميعا ويرد الله الى المسلمين الفتهم ونعمهم وقاصيهم ودانيهم".**

قال الشيخ الهيثمى اخرجه الطبرانى فى الأوسط وفيه ابن لهيعة وهو ليّن وبقية رجاله ثقات ورواه الحاكم فى المستدرك وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه واقره الذهبى "وفيه رواية ثم يظهر الهاشمى فيرد الله الناس الفتهم وليس فى هذا الطريق ابن لهيعة وهو اسناد صحيح كما ذكر(٢).

الحديث (٩) **وعن ام سلمةزوج النبى صلى الله عليه وسلم قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر المهدى فقال هوحق وهو من بنى فاطمة**

رواه الحاكم فى المستدرك من طريق على بن نفيل عن سعيد بن المسيب عن ام سلمة

---

(١) المستدرك ج٤ ص ٤٧٨ ومجمع الزوائد ج٧ ص ٣٤٢.

(٢) مجمع الزوائد ج٧ ص ٣١٧ والمستدرك ج٤ ص ٥٥.

وسكت وسكت ايضا عنه الامام الذهبى (١) واورده النواب صديق حسن خان القنوجى فى الإذاعة وقال صحيح(٢).

قد تم التعليق والتحقيق والاستدراك بعون الله عز اسمه على يد العاجز حبيب الرحمن القاسمى فى١٢ ربيع الثانى سنة ١٤١٤هـ ولله الحمد أولا وأخيرا وصلى الله على النبى الأمى خاتم النبيين والمرسلين..

---

(١) المستدرك ج٤ ص ٥٥٧.

(٢) الاذاعة لما كان ويكون بين يدى الساعة ص ٦٠ مطبوعة الصديقى بريس١٢٩٤هـ.

rekhta

مصادر الكتاب

١- الصحيح للبخارى : الامام ابو عبدالله محمد بن اسماعيل البخارى م: ٢٥٦هـ.

٢- الصحيح لمسلم : الامام ابوالحسين مسلم بن الحجاج النيسابورى م: ٢٦١هـ.

٣- سنن الترمذى : الحافظ ابو عيسى محمد بن عيسى الترمذى م: ٢٧٩هـ أو ٢٧٥هـ.

٤- سنن أبى داؤد : الحافظ ابو داؤد سليمان بن الأشعث السجستانى م: ٢٧٥هـ.

٥- سنن أبن ماجه : الحافظ ابو عبدالله محمد بن يزيد ابن ماجه القزوينى م: ٢٧٣هـ أو ٢٧٥هـ.

٦- المستدرك للحاكم مع التلخيص للذهبي : الحافظ ابو عبدالله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابورى م: ٤٠٥هـ.

٧- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد : الحافظ نورالدين على بن ابى بكر ابو الحسن الهيثمى م: ٨٠٧هـ.

٨- مصنف ابن ابى شيبه : الامام ابو بكر عبدالله بن محمد بن ابى شيبه م: ٢٣٥هـ.

٩- مسند امام أحمد : الامام ابو عبدالله احمد بن محمد بن حنبل الشيبانى م: ٢٤١هـ.

١٠- مشكوة المصابيح : الشيخ ولى الدين محمد بن عبدالله الخطيب التبريزى م: ٧٤١هـ.

١١- شرح المسلم للنووى : الحافظ محى الدين ابو زكريا يحيى بن شرف النووى م: ٦٧٦هـ.

١٢- فتح البارى : الحافظ شهاب الدين ابو الفضل احمد بن على ابن حجر العسقلانى م: ٨٥٢هـ.

١٣- عمدة القارى : الحافظ ابو محمد محمود بن احمد العينى م: ٨٥٥هـ.

١٤- مرقاة المفاتيح شرح : مشكوة المصابح الشيخ نورالدين على بن سلطان محمد الهروى المعروف بالقارى م: ١٠١٤هـ.

١٥-عون المعبود شرح أبى داؤد : الشيخ شمس الحق الديانوى ١٣٢٩هـ.

١٦- المنار المنيف : العلامة ابو عبدالله محمد بن ابى بكر المعروف بابن القيم الجوزية

١٧- نظم المتناثر من الحديث المتواتر : الشيخ العلامة محمد بن جعفر الكتانى م: ١٣٤٥هـ.

١٨- الاشاعة للاشراط الساعة :الشيخ محمد البزرنجى المدنى م: ١١٠٣هـ.

١٩- الاذاعة لما كان ويكون بين يدى الساعة : الشيخ نواب صديق حسن خان القنوجى ثم البوفالى م: ١٣٠٧هـ.

٢٠- التصريح بما تواتر فى نزول المسيح : الشيخ العلامة المحدث انورشاه الكشميرى ثم الديوبندى م: ١٣٥٢هـ.

٢١- مجمع البحار الانوار : الشيخ المحدث محمد بن طاهر الفتنى م: ٩٨٦هـ.

٢٢- حاشية عقد الدرر : الشيخ مهيب بن صالح بن عبدالرحمن البوريني.

٢٣- تهذيب التهذيب : الحافظ ابن حجر العسقلانى م: ٨٥٢هـ.

" " " " "

٢٤- تقريب التهذيب :

٢٥- خلاصة التذهيب : العلامة صفى الدين احمد بن عبدالله الانصارى م: بعد عام ٩٢٣

٢٦- الاعلام : العلامة خير الدين الزركلى المتوفى م: ١٣٩٦م.

٢٧- الرسالة المستطرفة لبيان مشهور كتب السنة المشرفة : العلامة محمد بن جعفر الكتانى م: ١٣٤٥هـ.

٢٨- قيامت نامه : الشيخ الشاه رفيع الدين الدهلوى م:١٢٣٣هـ.

٢٩- لوائح الأنوار البهية : الشيخ محمد بن أحمد السفارينى م:١١٨٨هـ.

٣٠-مجلة الرشيد الشهرية (عدد خاص) رئيس التحرير فضيلة الشيخ عبد الرشيد أرشد.

DARUL MUSANNIFEEN SHIBLI ACADEMY AZAMGARH

rekhta